سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(جمعتہ المبارک9، سوموار12، منگل13، سوموار26، جمعرات29، جمعتہ المبارک 30۔جولائی، سوموار2، منگل3،
جمعتہ المبارک6، سوموار9، جمعرات 12، جمعتہ المبارک13۔اگست 2021)
(یوم الجمع 28ذیقعد، یوم الاثنین یکم، یوم الثلاثہ 2، یوم الاثنین 15، یوم الخمیس18، یوم الجمع 19، یوم الاثنین22،
یوم الثلاثہ23، یوم الجمع26، یوم الاثنین29 ۔ ذوالحج 1442ھ یوم الخمیس3 یوم الجمع 4۔ محرم الحرام1443ھ)

سترہویں اسمبلی : چونتیسواں اجلاس

جلد34 : شمارہ جات : 1 تا 12

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،9۔جولائی 2021

جلد 34 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	12

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
6۔	سابق ممبر اسمبلی جناب شاہان ملک اور معزز ممبر جناب عمر فاروق کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	13
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	13
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	51
	زیرو آرنوٹس	
9۔	سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس کے خاتمہ کا مطالبہ (---جاری) ------------	83
10۔	خانیوال میں SHO و دیگر اہلکاروں کا نوکری کا جھانسہ دے کر خاتون سے 5لاکھ نقدی اور بد اخلاقی پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ (---جاری)------------	84
11۔	چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ کارڈیالوجی ملتان میں نصب تھیلیم مشین کی مرمت کا مطالبہ (---جاری) ------------	85
12۔	حلقہ پی پی-74 موضع بُجن میں نامعلوم ٹیلی فون کالز پر بھتہ کی وصولی ------------	86
13۔	لاہور میں مضر صحت اور ناقص پانی سے برف کی کھلے عام تیاری ------------	90
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	سابق ایم پی اے شاہان ملک کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ--------	91
	تحاریک استحقاق	
15۔	لاہور تھانہ قلعہ گجر سنگھ پولیس کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے گھر میں زبردستی داخل ہونا ---	5
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
16۔	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021 ------------	97

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)	
17۔	پنجاب کے 4 دانش سکولوں اور 3 سنٹرز آف ایکسی لینس کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ---------	97
	سوموار، 12۔جولائی 2021	
	جلد 34: شمارہ 2	
18۔	ایجنڈا -----------	101
19۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	103
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	104
21۔	کورم کی نشاندہی -----------	105
	منگل، 13۔جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 3	
22۔	ایجنڈا -----------	109
23۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	111
24۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	112
	تعزیت	
25۔	معزز ممبر محترمہ فرح آغا کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	113
	پوائنٹ آف آرڈر	
26۔	سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں بلدیاتی نمائندوں کو چارج دینے کا مطالبہ -----------	113

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ ترقی خواتین)	
27۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	114
28۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	135
29۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	142
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	عیدالاضحیٰ سے پہلے دس روز بیوپاریوں کو جانوروں پر ٹیکس کی چھوٹ دینے کا مطالبہ -----------	172
	زیرو آر نوٹس	
31۔	ماموں کانجن سٹی میں سیم نالہ پر پل کی مرمت کا مطالبہ -----------	174
32۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھیرہ اور بھلوال میں غیر قانونی پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ -----------	177
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
33۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 -----------	181
34۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	182
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
35۔	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 -----------	183
	سوموار،26۔جولائی2021	
	جلد 34 : شمارہ 4	
36۔	ایجنڈا -----------	189

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	191
38-	نعت رسول مقبول ﷺ	192
	تعزیت	
39-	راجن پور بس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	193
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
40-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	193
41-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	232
42-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	263
	پوائنٹ آف آرڈر	
43-	تھانہ علی پور چٹھہ میں معزز ممبران جناب عادل بخش چٹھہ اور جناب بلال تارڑ کو حبس بے جا میں رکھا جانا	286
44-	کورم کی نشاندہی	288
	جمعرات، 29-جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 5	
45-	ایجنڈا	291
46-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	293
47-	نعت رسول مقبول ﷺ	294
	تعزیت	
48-	وزیر توانائی جناب اختر ملک کے بھائی اور معزز ممبر میاں عرفان دولتانہ کی نانی جان کی وفات پر دعائے مغفرت	295

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈرز	
49-	معزز ممبر نذیر احمد چوہان کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونا ----------------------	295
50-	معزز ممبر کے پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونے تک اجلاس ملتوی کرنے کا مطالبہ -----------	298
	جمعتہ المبارک، 30۔جولائی 2021	
	جلد 34 : شمارہ 6	
51-	ایجنڈا -----------	303
52-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	305
53-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	306
54-	پروڈکشن آرڈر پر عملدرآمد نہ ہونے پر جناب سپیکر کا اجلاس ملتوی کرنا -----------------	307
	سوموار، 2۔اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 7	
55-	ایجنڈا -----------	311
56-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	313
57-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	314
	تعزیت	
58-	معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ کی خوشدامن اور جناب عارف نظامی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	315
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
59-	مسودہ قانون نمبر 49، 50 اور 51 بابت سال 2021 کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا------	315

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
-60	کوٹ لکھپت جیل میں مقید معزز پارلیمانی سیکرٹری برائے بیت المال جناب نذیر احمد چوہان کی جانب سے جناب سپیکر کو ارسال کئے گئے خط کا پڑھا جانا------	316
-61	جناب سپیکر کی جانب سے جاری پروڈکشن آرڈر پر عمل درآمد نہ کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ----------	318
-62	معزز ایوان میں متفقہ منظور ہونے والے مسودہ قانون میں بیوروکریسی کی جانب سے دخل اندازی -----------	320
-63	جناب سپیکر کی رولنگ کے باوجود وقفہ سوالات میں سیکرٹری خوراک کا حاضر نہ ہونا -----------	321
	منگل، 3-اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 8	
-64	ایجنڈا -----------	325
-65	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	329
-66	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	330
	سوالات (محکمہ جات مال وکالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
-67	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات کا مؤخر کیا جانا -----------	331
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
-68	مسودہ قانون (ترمیم) استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب 2021 -----------	332
-69	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	342
-70	مسودہ قانون (ترمیم) قرشی یونیورسٹی 2021 -----------	343

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،6-اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 9	
71-	ایجنڈا -----------	351
72-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	353
73-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	354
	سوالات (محکمہ جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)	
74-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	355
	پوائنٹ آف آرڈر	
75-	معزز وزیر کو ایوان میں حاضر رہنے کا مطالبہ ----------	357
76-	صادق آباد میں اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور گھروں کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنے کا مطالبہ ----------	358
77-	کورم کی نشاندہی -----------	360
78-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	360
79-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	404
	سوموار،9-اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 10	
80-	ایجنڈا -----------	421
81-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	423
82-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	424
	حلف	
83-	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف -----------	425

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
84-	کورم کی نشاندہی	425----------
85-	اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کی تبدیلی کا حکم	426----------
	جمعرات، 12- اگست 2021	
	جلد 34 : شمارہ 11	
86-	ایجنڈا	429----------
87-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	435----------
88-	نعت رسول مقبول ﷺ	436----------
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
89-	مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	437----------
	سوالات (محکمہ زراعت)	
90-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	437----------
91-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	451----------
92-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	453----------
	سرکاری کارروائی	
93-	قواعد کی معطلی کی تحریک	463----------
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
94-	مسودہ قانون نمل یونیورسٹی، میانوالی 2021	465----------
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
95-	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2021	467----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

جمعتہ المبارک، 13-اگست 2021

جلد 34 : شمارہ 12

96- ایجنڈا ----------473
97- تلاوت قرآن پاک وترجمہ ----------477
98- نعت رسول مقبولﷺ ----------478

پوائنٹ آف آرڈر

99- فیصل آباد، محلہ رسول نگر میں نامعلوم افراد کا گھر میں گھس کر فائرنگ کرنے پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ ----------479

سوالات (محکمہ جات آبکاری ومحصولات اور نارکوٹکس کنٹرول)

100- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------480
101- کورم کی نشاندہی ----------499
102- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(---جاری) ----------499
103- کورم کی نشاندہی ----------500
104- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(---جاری) ----------500
105- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -------- 505
106- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ---------- 531
107- ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ---------- 547
108- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------551
109- انڈیکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(77)/2021/2588. Dated: 7th July, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the 34th Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 9th July, 2021 at 2:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore, the
7th July, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 9۔جولائی 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مقامی حکومت و سماجی ترقی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر پنجاب (شمالی) کے 4 دانش سکولوں اور 3 سنٹرز آف ایکسی لینس کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
3۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر/وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

6-	جناب فیاض الحسن چوہان	:	جیل خانہ جات
7-	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
			پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
8-	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
9-	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
10-	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
11-	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
12-	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
13-	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
14-	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15-	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
16-	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
17-	جناب خیال احمد	:	وزیر کالونیز، کلچر*
18-	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
19-	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
20-	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21-	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
22-	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
23-	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

24۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
25۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
26۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک / جنگلی حیات و ماہی پروری
27۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
29۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
32۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
33۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
34۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
36۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

8

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	:	مال
3-	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
11-	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
12-	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
13-	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
14-	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15-	جناب شکیل شاہد	:	محنت
16-	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17-	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

9

18۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
19۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
23۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
24۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
27۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
29۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
30۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
32۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
35۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
36۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37۔ جناب مہندرپال سنگھ	:	انسانی حقوق

10

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،9۔جولائی2021

(یوم الجمع ،28۔ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4 بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

وَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑦ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ
اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ⑧
هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ⑨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ⑩
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ⑪

سورۃ الصف۔ آیت(7تا11)

اور اس سے زیادہ ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے o اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا o یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے چراغ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں o وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے o مومنو! میں تمکو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے o وہ یہ کہ اللہ پر اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو o اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے o

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

خود میرے نبیؐ نے بات یہ بتا دی ، لانبیؑ بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانبیؑ بعدی
لمحہ لمحہ اُن کا طاق میں ہوا جگمگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہء خدا میں آپ نے صدا دی، لانبیؑ بعدی
تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر ، بات انفرادی، لانبیؑ بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
اُن کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا، جو غلام ان کے
گونجے وادی وادی آپ کی منادی، لانبیؑ بعدی

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تعزیت

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سید حسن مرتضیٰ!

سابق ممبر اسمبلی جناب شاہان ملک اور معزز ممبر جناب عمر فاروق کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہمارے سابق ایم پی اے شاہان ملک کا دو دن پہلے murder ہوا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ معزز ممبر عمر فاروق کے والد صاحب بھی وفات پا گئے ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق ایم پی اے جناب شاہان ملک اور معزز ممبر ملک عمر فاروق کے والد صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: سندھو صاحب! وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کا موقع دوں گا۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اختر علی! کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا اس سوال نمبر 2192 کو dispose of

کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 2605 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 2877 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محمد افضل کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 3084 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا اس سوال نمبر 3407 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔جی شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3552 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کو ڈویلپمنٹ فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

3552: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ چنیوٹ اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ چنیوٹ کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ مد وار کتنا کتنا ہے ڈویلپمنٹ فنڈز کتنا ہے؟

(ب) سال 2019-20 میں کتنی رقم ترقیاتی فنڈز پر خرچ کی گئی ہے ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے منصوبہ جات اسی سال میں مکمل ہو جائیں گے؟

(د) کتنی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں اور کتنی مرمت کی جا رہی ہیں ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) کس کس سڑک کے لئے مزید رقم درکار ہے؟

(و) حکومت ان سڑکوں کے لئے کب تک فنڈز فراہم کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) سابقا سال 20-2019 میں ضلع کونسل چنیوٹ تھی۔ اس کا کل بجٹ -/463221980.87 روپے تھا جس سے تمام ضلع کونسل چنیوٹ کا ترقیاتی بجٹ -/240016447 روپے تھا۔ واضح کیا جاتا ہے کہ بعد از نفاذ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019، تحصیل کونسل چنیوٹ، تحصیل کونسل لالیاں اور تحصیل کونسل بھوآنہ تشکیل دے دی گئیں اور کالعدم ضلع کونسل چنیوٹ کا ترقیاتی فنڈ تحصیل کونسلوں کو حسب ذیل تقسیم کر دیئے گئے۔

نمبر شمار	تحصیل کونسل	حصہ فنڈ (ملین)
1	چنیوٹ	66.345
2	لالیاں	83.511
3	بھوآنہ	82.119
	ٹوٹل	231.975

میونسپل کمیٹی لالیاں کا سال 20-2019 کا ترقیاتی بجٹ 50 ملین روپے تھا جبکہ نان ترقیاتی بجٹ 71.532 ملین روپے تھا۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر کا مالی سال 20-2019 کا ڈویلپمنٹ بجٹ 50 ملین اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ 120.92 ملین روپے ہے۔

(ب) سال 20-2019 میں تحصیل کونسل چنیوٹ کو دیگر تحصیل کونسلوں کے ساتھ کالعدم ضلع کونسل سے 66.345 ملین ترقیاتی فنڈ حصہ میں ملا۔ اور پھر حکومت کی ہدایت کے مطابق تحصیل کونسل چنیوٹ نے Punjab Municipal Services Progrmme(Phase-1) کے تحت اور حکومتی ہدایت کے مطابق اپنے ترقیاتی فنڈ کے نصف حصہ (50 فیصد) فنڈ کے ترقیاتی منصوبہ جات لگائے۔ ان منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ / سکیم	تخمینہ (رقم ملین میں)	موجودہ صورت حال
1-	امپرومنٹ آف روڈ دیون چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ چنیوٹ	3.010	کام مکمل ہو گیا ہے۔
2-	امپرومنٹ آف روڈ از لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات	4.400	کام مکمل ہو گیا ہے۔
3-	امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطور کوٹ احمد یار	12.265	کام مکمل ہو گیا ہے۔
4-	امپرومنٹ آف روڈ جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا	2.140	کام مکمل ہو گیا ہے۔

5-	امپرومنٹ آف روڈلاہورروڈاطاہر آباد موضع عزیز	3.191	کام مکمل ہوگیاہے۔
6-	امپرومنٹ آف روڈلاہورروڈ تاڈاپترا کی تحصیل کونسل چنیوٹ	2.600	کام مکمل ہوگیاہے۔
7-	خریداری De-Watering Set	0.400	کام مکمل ہوگیاہے۔
8-	خریداری لوڈر رکشہ جات	1.5	کام مکمل ہوگیاہے۔
9-	امپرومنٹ آف روڈ چک نمبر141 تا139 پنگو موڑامین پور روڈ چنیوٹ	10.404	کام جاری ہے۔

سال20-2019میں PMSP (Phase-1) پروگرام کے تحت میونسپل کمیٹی لالیاں میں9عدد ترقیاتی سکیم منظور کی گئیں جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر مالی سال20-2019میں PMSP(Phase-1) پروگرام کے تحت کل 50 ملین ڈویلپمنٹ پر خرچ کیا جس کے 24عدد ترقیاتی سکیمز /نالے ،سولنگ،واٹر سپلائی،روڈز،سٹریٹ لائٹ، صفائی کے لئے مشینری جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل کونسل چنیوٹ کے تمام منصوبہ جات مکمل ہو گئے ہیں سوائے ایک منصوبہ (امپرومنٹ آف روڈ چک نمبر139 تا141 پنگو موڑامین پورروڈ چنیوٹ) جو کہ ان منصوبہ جات کی Savings سے لگایا گیا۔

میونسپل کمیٹی لالیاں کے کل منصوبہ جات09 تھے جو کہ مکمل ہو چکے ہیں۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر کے کل منصوبہ جات24 تھے جو کہ بروقت مکمل ہو چکے ہیں۔

(د) تحصیل کونسل چنیوٹ کی طرف سے نئ کوئی سڑک نہ بنائی جارہی ہے۔صرف پہلے سے موجودہ سڑکات کو مرمت کیا جارہاہے۔ان کے نام اور تخمینہ کی تفصیل جُز(ب)میں درج کر دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی لالیاں کا09عدد منصوبہ جات میں سے ایک منصوبہ سڑک کی مرمت کا تھا۔جن کی تفصیل تتمہ (الف)میں درج ہے۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر نے مالی سال20-2019مرمت روڈ کے 11،مرمت نالی سولنگ کے 7،مرمت سٹریٹ لائٹ 1،مرمت ٹیوب ویل / واٹر سپلائی 2اور مشینری کے 3 منصوبہ جات شامل ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب)میں درج ہے۔

(ہ) تحصیل کونسل چنیوٹ میں نئی کوئی سڑک نہ بنائی جارہی ہے۔ صرف پہلے سے موجودہ سڑکات کو مرمت کیا جارہا ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ کی تفصیل جُز(ب) میں درج کر دی گئی ہے۔

میونسپل کمیٹی لالیاں کو کسی سڑک کے لئے کوئی رقم درکار نہ ہے۔

میونسپل کمیٹی چناب نگر کو اب کسی سڑک کے لئے کوئی رقم درکار نہ ہے۔

(و) حکومت نے مکمل طور پر فنڈز فراہم کر دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔ جز(الف) کے جواب میں تفصیل دی گئی ہے اور انہوں نے تحصیل کونسل وائز بتایا ہے کہ چنیوٹ کے لئے 66.345، لالیاں کے لئے 83.511، اور بھوآنہ کے لئے 82.119 ملین روپے دیئے ہیں۔ ان سے ذرا یہ پوچھے کہ کس کلئے کے تحت اور کس طریقے سے انہوں نے ضلع کونسل کا پیسا تحصیل وار تقسیم کیا ہے۔ لہٰذا میرا نہیں خیال کہ پنجاب کی سطح پر کوئی PMSP ہوا ہو تو انہوں نے کس طریق کار کے تحت یہ پیسا تقسیم کیا ہے۔ اس میں دو تحصیلیں ہیں جن کو بڑا نوازا گیا ہے کیا وہ تحصیلیں پہلے راجن پور کے ساتھ تھیں کہ وہاں کوئی کام نہیں ہوا تھا اور اِس دفعہ وہاں پر زیادہ کام کروانے کی ضرورت محسوس ہوئی؟ ہمارا ضلع چنیوٹ جو کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بھی ہے، کو کافی کم پیسا ملا ہے تو مہربانی کر کے اِس حوالے سے ذرا وجوہات بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں شاہ صاحب کے سوال کے جواب میں یہ عرض کروں گا اور چنیوٹ کے متعلق پہلے بتا دوں کہ پچھلی حکومت کے دور میں وہاں پر District Development Committee ایک (DDC) بنی تھی، ان کا ایک معیار ہے کہ جہاں پر roads یا کوئی میونسپل سروسز پروگرام کی ایک requirement ہوتی ہے، اس کے مطابق یہ ایک Annual Development Program رکھتے ہیں جبکہ ایک Non-Development Programme ہوتا ہے۔ District

Development Committees جو ان کو recommend کرتی ہیں تو اس سکیم کے مطابق district wise پیسے رکھے جاتے ہیں۔

دوسرا میں عرض کروں گا کہ پچھلی دفعہ ہم بھی اپوزیشن میں تھے اور شاہ صاحب کی پارٹی بھی اپوزیشن میں تھی تو یہی باتیں ہم اس وقت بھی کر رہے تھے کہ District Development Committees کو recommendations کہاں سے آتی ہیں؟ اپنے طور پر جو representatives ہوتے ہیں وہ ان کمیٹیوں میں شامل ہوتے ہیں لیکن پچھلی دفعہ ایک practice یہ رہی ہے کہ ان کے ٹکٹ ہولڈرز DDCs میں شامل ہوتے تھے۔ یہ جو پیسہ رکھا جاتا ہے یہ demand پر رکھا جاتا ہے۔ DDCs فیصلہ کرتی ہیں کہ آپ کے چار roads چنیوٹ میں ہیں، ان کی آگے تفصیل بھی دی ہوئی ہے اور اگر شاہ صاحب حکم دیں گے تو میں انہیں وہ بھی پیش کر دوں گا۔ اگر تحصیل لالیاں میں پانچ roads ہیں اور بھوآنہ میں اتنے ہیں تو اس کے مطابق یہ ڈویلپمنٹ فنڈز رکھے جاتے ہیں۔ Non-Development Funds جس طرح سرکاری اداروں کے ملازمین کی تنخواہوں اور دوسرے expenditures کے مطابق رکھے جاتے ہیں تو ان کا یہ معیار ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب شاید میرا سوال سمجھ نہیں سکے کیونکہ میں نے تو ان سے پوچھا ہے کہ یہ پیسہ جو اتنا زیادہ رکھا گیا ہے، انہوں نے DDC کہا ہے تو میں (ن) لیگ کے دور میں بھی اپوزیشن میں ہی تھا اور اس وقت بھی DDC ہوتی تھی لیکن کم از کم وہ یہ بات مان جاتے تھے کہ ہم نے پیسے آپ لوگوں کو نہیں دینے۔ کس نے یہ ADP بنایا اور کس نے demand کی، ڈپٹی کمشنر نے demand کی ہے تو ڈپٹی کمشنر ایک سرکاری افسر ہے، اسے میرے ساتھ کیا grudge ہے یا اس کی نظر کمزور ہے اور وہ دیکھ نہیں سکتا کیونکہ میرے حلقے کی ساری سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ demand تو demand کس نے کی ہے اور یہ پیسا اس طرح تو نہیں ہے کہ DDC تقسیم کر دے۔ اس کا کوئی PFC ہونا چاہئے تو کیا اس سلسلے میں کوئی پیشرفت ہے اور وہ کوئی ایسا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ پیسا منصفانہ طریقے سے تقسیم ہو سکے کیونکہ میں بھی taxpayer ہوں اور میرے حلقے کے لوگ بھی taxpayer ہیں۔ انہیں شرم نہیں آتی کہ وہاں پر تحصیلدار روز وصولی کے لئے گیا ہوتا ہے کہ آپ نے ٹیکس جمع نہیں کروایا۔ دے دیو، یار جدوں ساڈے تے ٹیکس دا پیسا لانا ناں نئیں تے ساڈے توں لیندے کیوں جے"؟ میں ان سے پوچھ

رہا ہوں کہ پیسوں کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے اور وہ مجھے بتا رہے ہیں کہ ایک DDC ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر تو اس کا اہل نہیں ہو گا کہ اسے عوامی issues اور عوامی مسائل کا پتا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں شاہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ اُن کے حلقے کی جو roads ہیں، یہ اگر سوال کا جواب پڑھیں تو اس میں شامل ہیں اور میں اِنہیں پڑھ کر بھی سُنا دیتا ہوں کیونکہ مجھے اِن کے حلقے کا کوئی تھوڑا بہت پتا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اِن کے حلقے کے کچھ roads رہ گئے ہیں تو یہ اپنی requirement دے دیں ہم اسے District Development Committee میں یہاں سے بھیج سکتے ہیں اور---otherwise sir

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید حسن مرتضیٰ! آپ پارلیمانی سیکرٹری کو roads کے متعلق تفصیل دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنی بات مکمل کر لوں تو پھر شاہ صاحب اگلی بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح شاہ صاحب فرما رہے ہیں کہ پیسوں کی تقسیم کس طرح ہوئی ہے تو دیکھیں جو representatives ہوتے ہیں وہ اپنے طور پر اپنی تجاویز دیتے ہیں، اس میں priorities بھی set ہوتی ہیں، اگر شاہ صاحب سمجھتے ہیں کہ جو roads اِن کے حلقے کے بنے ہیں، اِن میں سے اگر کوئی اور ضروری roads ہیں تو اگر یہ اِدھر سے ہمارے through ہی دینا چاہتے ہیں تو ہم اِن کے ضلع میں بھیج دیں گے اور اگر یہ خود اُدھر دینا چاہتے ہیں تو بے شک دے دیں۔ وہ فیصلہ کر دیں گے اور اِس میں میرا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: : جناب سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنے roads کی priority list پارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بالکل بجا فرما رہے ہیں تو میں انہیں list ابھی دے دیتا ہوں۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ تشریف فرما نہیں ہیں اور آپ نے ایک دفعہ حکم بھی دیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی چیک کر لیتے ہیں کہ کون کون بیٹھے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مینوں تے نظر کوئی نئیں آندے پئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید حسن مرتضیٰ! ان کی طبیعت کچھ صحیح نہیں ہے اور ناساز ہے تو ایڈیشنل سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا خیال اے کہ راجا صاحب نے ہسپتال وچ اونہاں نوں ویکھ لیا اے اور کہندے نیں کہ اوہ بیٹھے نیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بڑے قابل احترام ہیں، میں roads identify بھی کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے ہی ان roads کی list اِنہیں دوں گا اور اگلے سیشن میں جناب کی وساطت سے ہی اِن سے پوچھوں گا کہ اِس پر کیا ہوا ہے اور اگر یہ list DDC کو دی ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے کیونکہ انہوں نے ہی کرنا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! شاہ صاحب! آپ کی وساطت سے اپنے roads کی list دے دیں کیونکہ اس میں تین چار سڑکیں already محترم شاہ صاحب کی آئی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس میں جو سڑکیں شاہ صاحب کی add کرنی ہیں وہ کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ next میونسپل سروسز پروگرام کے تحت جو funding ان کے ڈسٹرکٹ اور ان کی تحصیل میں ہونی ہے تو اس میں ہم ضرور کوشش کریں گے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ انہیں entertain کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اسی سال میں کر لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3637 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ پر ناجائز تجاوزات سے ٹریفک کی روانی میں خلل سے متعلقہ تفصیلات

*3637: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ لاہور پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) مذکورہ تجاوزات کی وجہ سے یہاں پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بڑے ٹرالے اور کنٹینر بھی رِنگ روڈ سے اس سڑک پر آجاتے ہیں جن کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک بند رہتی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلطان پورہ محمود روڈ لاہور سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے اور کنٹینر ٹرالے کو روڈ پر آنے پر بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) تجاوزات کی بھرمار نہ ہے۔ کچھ حصہ میں تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔

(ب)　درست نہ ہے۔

(ج)　ٹریفک پولیس کے متعلقہ ہے۔

(د)　سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ پر ناجائز تجاوزات کے خلاف ریگولیشن ونگ عملہ تہہ بازاری واہگہ زون لاہور نے متعدد بار کارروائی کرتے ہوئے تجاوز شدہ سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا اور اس کے بعد مبلغ -/15,000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ مزید یہ کہ مورخہ 10-11-2020 کو تجاوز کنندگان کے خلاف انفورسمنٹ کی مد میں مبلغ -/20,000 روپے کے 10 عدد فائن ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں جبکہ ماہ جنوری 2021 میں مزید -/ 10,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ عوام الناس کی سہولت کے لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی عمل میں لائے گی جبکہ کنٹینر ٹرالے وغیرہ ٹریفک پولیس کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ پر ناجائز تجاوزات کے بارے میں تھا۔ یہ اس کے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ وہاں کچھ حصوں پر تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری سے کہیں کہ کوئی کمیٹی بنا دیں یا یہ خود جا کر دیکھ لیں کہ اس روڈ پر ٹریفک تو کیا پیدل چلنا بھی بہت مشکل ہے۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ ناجائز تجاوزات ہٹا دی گئیں، دوسری طرف آپ جرمانے بھی کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اب ناجائز تجاوزات نہیں ہیں۔ آپ ابھی ٹائم نوٹ کر لیں، تاریخ چیک کر لیں اور سوال کے جواب کی تاریخ وصولی بھی نوٹ کر لیں۔ آج بھی وہ روڈ اسی طرح نظر آئے گی جس طرح اس وقت تھی جس دن میں نے سوال جمع کروایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں کنٹینر اور ٹرالر کی وجہ سے ٹریفک جام رہتی ہے۔ جب وہاں پر ناجائز تجاوزات ہوں گی تو یقیناً جب ٹرالے اور ٹرک رِنگ روڈ سے اتریں گے تو اس کی وجہ سے ٹریفک جام ہو گی۔ جب محکمہ اس طرح کا جواب دیتا ہے تو اسے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ فاضل ممبر تحقیق کر کے سوال کرتا ہے پھر جواب پر بھی تحقیق کرتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ روڈ شالامار باغ سے باٹاپور جلو موڑ کے ایریا میں ہے۔ یہاں پر ہاؤسنگ سوسائٹیز بھی بن رہی ہیں۔ فاضل ممبر بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ وہاں بہت رش ہوتا ہے اور ناجائز تجاوزات بھی موجود ہیں۔ وہ تجاوزات immovable بھی ہیں اور movable بھی ہیں۔ جو movable تجاوزات ہیں ان کے خلاف ہم قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جب کسی روڈ پر encroachment کو ختم کرنے جاتے ہیں تو اس کے لئے پہلے demarcation کی جاتی ہے۔ ہم نے لکھ دیا ہے کہ اس روڈ کی demarcation کی جائے۔ وہاں پر غالباً Pakistan Mint کی بلڈنگ بھی ہے، ٹرالر اور ہیوی ٹریفک بھی ہے جس کی وجہ سے وہ روڈ بڑا congested ہو جاتا ہے۔ ہم demarcation کے لئے لکھ رہے ہیں کہ اس روڈ کی حد کتنی بنتی ہے۔ میں اپنی فاضل ممبر کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر جو بھی تجاوزات ہوں گی ان کو ختم کیا جائے گا۔ اگر کوئی particular جگہ ہے تو بے شک یہ اس کی identification کر دیں ہم اس کو بھی گرانے کے لئے تیار ہیں اور ہم اپنے طور پر بھی demarcation کروا رہے ہیں۔ ان ناجائز تجاوزات کو اِنشاء اللہ جلد ہی ختم کروا دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کوئی commitment دے دیں کہ ناجائز تجاوزات کب تک ختم ہو جائیں گی۔ کیا آپ ایک مہینے کی commitment کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں ایک مہینہ کی commitment کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ سے پھر اس ہاؤس میں ہی رپورٹ طلب کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3674 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: شہر میں سڑکوں کی تعمیرومرمت کے لئے
سال 20-2019 میں فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*3674: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اوکاڑہ شہر میں سڑکوں کی تعمیر ومرمت کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس شہر کی کون کون سی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے ان سڑکوں کے نام اور لمبائی مع چوڑائی بتائیں؟

(ج) ان سڑکوں کے لئے کتنی رقم علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کی گئی ہے؟

(د) ان سڑکوں کا ٹھیکہ کس کس فرم کو دیا گیا ہے؟

(ہ) ان سڑکوں کے لئے ٹینڈر کب دیا گیا تھا؟

(و) ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کب تک ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) مالی سال 20۔2019 میں نئی سکیموں کے لئے مبلغ 1.00 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے مگر بوجہ قلیل آمدن اور کرونا وائرس کی وجہ سے ریونیو کم اکٹھا ہونے کی بناء پر مبلغ 7 لاکھ 96 ہزار 428 روپے ہی خرچ کئے جا سکے ہیں۔

(ب) (i) ٹمبر مارکیٹ (لمبائی 0.9 کلومیٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(ii) ریلوے روڈ (لمبائی 2.00 کلومیٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(iii) امیر کالونی روڈ (لمبائی 2.5 کلومیٹر) (چوڑائی 30 فٹ)

(iv) تحصیل روڈ (لمبائی 1.00 کلومیٹر) (چوڑائی 80 فٹ)

(v) راوی روڈ (لمبائی 1.00 کلومیٹر) (چوڑائی 60 فٹ)

(vi) علامہ اقبال روڈ تا جی ٹی روڈ (لمبائی 3.00 کلومیٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(vii) جی ٹی روڈ تا چھرا منڈی (لمبائی 3.00 کلومیٹر) (چوڑائی 40 فٹ)

(viii) جی ٹی روڈ تا مظفر کالونی (لمبائی 4.00 کلومیٹر) (چوڑائی 30 فٹ)

(ix) اکبر روڈ تا فیصل آباد روڈ، راؤ سکندر II روڈ (لمبائی 5.00 کلومیٹر) (چوڑائی 30 فٹ)

(x) شیر ربانی ٹاؤن مین روڈ (لمبائی 2.00 کلومیٹر) (چوڑائی 30 فٹ)

(xi) جانے مولا قبرستان روڈ (لمبائی 2.00 کلومیٹر) (چوڑائی 35 فٹ)

(xii) دیپالپور روڈ تا 54/2۔ایل روڈ (لمبائی 3.00 کلومیٹر) (چوڑائی 35 فٹ)

(xiii) ہارنیاں والا چوک تا پل LBDC (لمبائی 6.00 کلومیٹر) (چوڑائی 35 فٹ)

(ج) کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(د) کسی بھی فرم کو ٹھیکہ نہ دیا گیا ہے۔

(ہ) کوئی بھی ٹینڈر فلوٹ نہ کیا گیا ہے۔

(و) مالی سال 17-2016 سے تا حال PFC share کی مد میں ڈویلپمنٹ فنڈز موصول نہ ہو رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ کے دستیاب وسائل سے صرف سروسز کی فراہمی، بہتری پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر حکومتی ہدایات کے مطابق درج بالا سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گزشتہ سال اوکاڑہ شہر کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا اور اس میں سے صرف 8 لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ ایسی کیا وجوہات تھیں، پہلے تو آپ یہ دیکھیں کہ 6 لاکھ آبادی کے شہر کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا اور پورے سال میں صرف 8 لاکھ روپیہ خرچ ہوا کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کی وجوہات بتا سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ گزشتہ سال کورونا کی وجہ سے ہماری ADP زیرو ہو گئی تھی۔ میونسپل سروسز کے جس طرح کے حالات تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو یہ پھر کب مکمل ہو گا، آپ کوئی commitment دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں اس میں time limit تو نہیں دے سکتا لیکن یہ میرے ساتھ آ کر بیٹھ جائیں ہم بیٹھ کر ایک کروڑ روپے میں ان کی جتنی سڑکیں بنتی ہیں، ہم ان کو اگلے سال لوکل گورنمنٹ کی میونسپل سروسز پروگرام میں ڈلوا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ان سڑکوں کو میونسپل سروسز پروگرام میں ڈلوا دیں۔ جناب منیب الحق! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں بالکل ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ 14 سڑکیں repair ہوئی ہیں یا نئی بنی ہیں۔ یہ گزشتہ سال کی بات چھوڑ دیں اور یہ بتائیں کہ انہوں نے اس سال 14 سڑکوں کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں جیسا کہ وزیر صاحب نے بتایا تھا کہ ساڑھے 5۔ارب روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ ہے تو انہوں نے اس سال 14 سڑکوں کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام ہے اس میں تجاویز لی گئی ہیں۔ اس میں اس طرح کے specific فنڈز نہیں رکھے گئے۔ ڈسٹرکٹ کے مقامی حالات کے مطابق تجاویز لی گئی ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ پورے تین مہینے تک وہ کام ہوا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی روڈ ہیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنے روڈ ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ روڈ تو دس بارہ بنتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی روڈ شامل ہیں تو well and good اگر نہیں ہیں تو یہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام میں شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ اب ٹینڈرنگ کی پوزیشن میں ہے۔ اب اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے اگر کوئی روڈ نہیں ہیں تو یہ ہمیں بتا دیں جو لوکل گورنمنٹ کا اپنا فنڈ ہو گا ہم اس میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ سوال ایک سال پہلے کا ہے۔ ایک تو یہاں پر سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور منسٹر صاحب بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ یہ میرا بڑا simple سا سوال ہے کہ جو انہوں نے سڑکیں بیان کی ہیں اور جو سڑکیں انہوں نے ہاؤس کو لکھ کر دی ہیں کہ یہ بارہ یا چودہ سڑکیں repair ہونے والی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ پچھلے سال فنڈز نہیں تھے اس لئے ہم نہیں رکھ سکے لیکن اس سال انہوں نے ان کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟ یہ سڑکیں میں نے نہیں بتائیں یہ ان کے محکمے نے انہیں لکھ کر دی ہیں اور یہ سڑکیں کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں ان کو قطعاً یہ نہیں کہوں گا کہ یہ آپ کا fresh question بنتا ہے کیونکہ اس سے ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔ میں ان کو لسٹ منگوا کر دے دیتا ہوں اگر ان میں یہ سڑکیں ہیں تو۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لسٹ منگوالیں اور منیب صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ منیب صاحب! یہ لسٹ منگوا لیتے ہیں اور آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! اگر میں یہ کہوں کہ یہ fresh question بنتا ہے تو ان کا بھی ٹائم ضائع ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اب بات آگئی ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3814 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ، بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں سیوریج، سولنگ اور ٹف ٹائل کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3814: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور اور منڈی احمد آباد (ضلع اوکاڑہ) شہروں کے لئے سیوریج، سولنگ، ٹف ٹائل وغیرہ کا ایک جامع منصوبہ 17-2016 میں بنایا گیا تھا؟

(ب) مندرجہ بالا منصوبوں پر اب تک کتنا کام ہو گیا ہے اور کتنا کام باقی ہے؟

(ج) کیا ان منصوبہ جات کو حکومت مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 17۔2016 میں چیف منسٹر ڈائریکٹر نمبر PS/Secy(Imp)CMO/AB-188/114/0112351 مورخہ 2015۔08۔15 کو مذکورہ سکیم منظور ہوئی تھی۔

(ب) مندرجہ بالا سکیم پر تقریباً 8 کروڑ روپے کا کام ہو گیا ہے جبکہ سکیم ہذا کا تخمینہ لاگت 12 کروڑ روپے ہے جس کو مکمل کرنے کے لئے مزید 4 کروڑ روپے درکار ہیں۔ یہ سکیم منڈی احمد آباد، بصیر پور و ملحقہ آبادیاں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں سڑکات، P.C.C، ٹف ٹائل، ڈرینج سکیم، سلیج کیریئر اینڈ سولنگ کی تعمیر و مرمت پر مشتمل ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکیم ہذا کو مکمل کرنے کے لئے مزید 4 کروڑ روپے درکار ہیں جیسے ہی باقی فنڈز جاری ہوں گے بقیہ کام بھی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے ابھی ایک detailed judgment دی ہے جس میں لوکل گورنمنٹ کے ادارے بحال کئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس judgment کے بعد کیا پارلیمانی سیکرٹری ضلعی حکومتوں کے متعلق on the floor of the House کوئی commitment کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! اگر آپ چھچھر صاحب کا سوال دیکھیں تو یہ ان کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خیر یہ تو اس سے relevant ہے ہی نہیں۔ چھچھر صاحب! آپ اس بارے میں fresh question جمع کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ fresh question دے دیں ہم بھی پوری تیاری کر کے detail جواب دے دیں گے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ہم اس ہاؤس میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اگر میرے علم کے مطابق غلط ہو رہا ہے اس کو میں point out تو کر سکتا ہوں۔ یہ اپنے knowledge کے مطابق اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ کر بتا دیں۔ یہاں لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ یہ بتا دیں کہ آیا سپریم کورٹ نے ایک ادارہ بحال کر دیا اور وہ اختیارات ان کے purview میں آ گئے ہیں تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question جمع کروا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں respond کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح معزز رکن فرما رہے ہیں یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے اور اس کے بعد اداروں کو بحال کیا گیا ہے لیکن میرے دوست یہ بات بھول رہے ہیں کہ ادارے ہوں یا نہ ہوں ان اداروں کے متعلق اسمبلی کی کارروائی میں جواب پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر نے ہی دینا ہوتا ہے کیونکہ اس ادارے کا سربراہ یہاں اسمبلی میں آ کر جواب نہیں دیتا بلکہ اسمبلی میں جواب elected member نے ہی دینا ہوتا ہے۔ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب دینے کے لئے پوری طرح مجاز ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس سے میرا اتفاق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چھچھر صاحب! چھوڑیں، آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 31 مئی کا ہے۔ اگر یہ اس کو pending فرما کر اس کو review کر لیں کیونکہ آپ کی instruction کے بعد محکموں کی اچھی پیشرفت ہوئی ہے۔ پچھلی بار آپ نے شفقت فرمائی تھی جس کی وجہ سے تین سال بعد ڈیپارٹمنٹ کو کچھ اچھا خیال آیا ہے۔ اگر یہ اس سوال کو pending فرما کر ڈیپارٹمنٹ سے latest information لے کر جواب دے دیں تو پھر اس پر اچھی بات ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! بے شک آپ اس سوال کو pending کر دیں میں ان کو بہتر respond کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے سوال نمبر 3814 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1363 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-189 میں گندے پانی کے جوہڑوں سے متعلقہ تفصیلات

***1363: جناب منیب الحق:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-189 اوکاڑہ کے کتنے دیہات میں بڑے بڑے جوہڑ (تالاب) موجود ہیں ان دیہات کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گندے پانی کے جوہڑوں کی وجہ سے پی پی-189 اوکاڑہ کے دیہات کے لوگ بے شمار بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندے پانی کے جوہڑ ماحولیاتی آلودگی اور بے شمار بیماریوں کا سبب بن رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان جوہڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-189 اوکاڑہ کے صرف ایک دیہات-2/55 میں دو تالاب ہیں۔

(ب) جی یہ درست ہے گندے پانی کے جوہڑوں کی وجہ سے ہمیشہ بیماریاں ہی جنم لیتی ہیں۔

(ج) جی گندے پانی کے جوہڑ ہمیشہ آلودگی کا ہی سبب بنتے ہیں۔

(د) حکومت ان جوہڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس وقت فنڈز کی کمی ہے۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ فنڈز کے حصول کے لئے کوشش کر رہا ہے جیسے ہی فنڈز حکومت کی طرف سے وصول ہوں گے اس منصوبے (تالاب) پر کام شروع کروا کے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: میرا supplementary question ہے کہ اس میں حکومت نے یہ تسلیم کیا ہے کہ پی پی-189 کے ایک دیہات L-2/55 میں گندے پانی کے دو تالاب موجود ہیں اور یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ ان تالاب اور جوہڑوں کی وجہ سے وبائی امراض اور بیماریاں پھیلتی ہیں تو اس کا جواب جب دیا ہے تو یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ جوہڑ یا گندے پانی کے تالاب ہیں ان کا کب تک سدباب کر دیا جائے گا اور ان کے لئے کتنی رقم اس سال مختص کی گئی ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کی سکیم کے لئے رقم اس سال مختص نہیں کی گئی تو میں ان سے یہ request کروں گا کہ یہ ہمیں اپنے پیڈ پر ان تالاب کے بارے میں لکھ کر دے دیں تو ہم اس کی estimations بھی کروا لیں گے، ان کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ بیماریاں پھیل رہی ہیں اور ہمیں اس پر فوری کام کرنا چاہئے لیکن آپ کہیں کہ اس بجٹ میں اس کے لئے کوئی particular رقم مختص کی گئی ہے تو وہ نہیں کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر اس کی feasibility تیار ہو جائے گی تو پھر اس کے بعد implementation کا کیا ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں feasibility تیار کروادوں گا، پوری estimation بھی کروادوں گا اس کے بعد ان کا جو formulation ہے اس میں ان کی schemes لگوادیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی فیصلہ ہو گا ان کو بتادیں گے لیکن ان تالاب کے لئے بجٹ میں کوئی allocation نہیں ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ نااہلی کی انتہا ہے اور جواب یہ دیا گیا کہ پیسے نہیں ہیں تو اس کے لئے کتنے پیسے چاہئیں اور کتنا بجٹ چاہئے؟ اس کا ان کے پاس جواب نہیں ہے۔ مطلب کمال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ feasibility تیار کرلیں گے اس کے بعد جتنا بجٹ چاہئے ہو گا وہ دے دیں گے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! یہ feasibility تیار کر کے یہ کب تک سکیم complete کروادیں گے؟ آپ ان کو ایک date دے دیں تا کہ آپ کے سامنے سب کچھ ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے feasibility تو بنوالیں۔ آپ پہلے ان کو پیڈ پر لکھ کر دے دیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میں وہ لکھ کر دینے کو تیار ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر دے دیں تو انشاءاللہ ہم feasibility تیار کروا کر اس چیز کو خود دیکھ لیں گے۔ Don’t you worry.

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! جی، Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Ok. Next Question محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1920 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی-198 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1920: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال پی پی۔198 میں کتنے فلٹریشن پلانٹس نصب کب کئے گئے۔ کتنی لاگت ان کی تنصیب پر آئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے آپریشنل (Operational) اور کتنے بند Non-Operational ہیں مزید کتنے عرصہ سے کیوں بند ہیں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال / انتظام وانصرام بل ودیگر کس کس محکمہ کے ذمہ ہے اوران کا فلٹر ودیگر لوازمات آخری دفعہ کب تبدیل ہوئے نیز ان کے پانی کا معیار آج کیا ہے۔ TDS ریٹ کیا ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی کمیر کی جانب سے دوعدد واٹر فلٹریشن پلانٹس حلقہ پی پی۔198 میں تنصیب کیے گئے۔ تفصیل لاگت درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام / مقام فلٹریشن پلانٹ	لاگت
1۔	وارڈ نمبر 7 چوک کلاں کمیر	2180705/- روپے
2۔	چک نمبر 120/9.ایل	2153968/- روپے

(ب) مذکورہ بالا دونوں واٹر فلٹریشن پلانٹس Functional ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا دونوں فلٹریشن پلانٹس کے علاوہ ایک عدد فلٹریشن پلانٹس جو کہ محکمہ ہیلتھ کی جانب سے تنصیب ہوا تھا اور بعد ازاں تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی کمیر کو Handover ہوا ان تینوں فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال انتظام و انصرام تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی کمیر حال اربن یونٹ کمیر تحصیل کونسل ساہیوال کے ذمہ ہے۔ فلٹریشن پلانٹس کی تبدیلی فلٹر اور TDS ریٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام / مقام فلٹریشن پلانٹ	آخری تاریخ تبدیلی فلٹر	TDS ریٹ
1۔	گورنمنٹ بوائز سکول	28.04.20	392

2۔	چک نمبر120/9.ایل	23.04.2021	377
3۔	وارڈ نمبر7چوک کلاں کمیر	28.04.2021	268

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ساہیوال پی پی۔198 میں کتنے فلٹریشن پلانٹس نصب کئے گئے تو اس میں جواب یہ آیا ہے کہ پورے پی پی۔198 میں صرف دو فلٹریشن پلانٹس ہیں تو یہ حلقہ 100 سے زائد چکوک پر مشتمل ہے اور 5لاکھ کے قریب آبادی ہے اور وہاں پر جو کڑوا اور زہریلا پانی ہے جس کا1800،1600 اور2000 TDS ریٹ ہے تو میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ زہریلے پانی سے میرے حلقے کے لوگ مر رہے ہیں، ہیپاٹائٹس اور بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں تو جہاں جہاں پر یہ گندہ پانی ہے یہ ان علاقوں میں فلٹریشن پلانٹس کب تک فراہم کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ تین فلٹریشن پلانٹس کی دیکھ بھال کر رہی ہے، ایک فلٹریشن پلانٹ جناب محمد ارشد ملک کے حلقے کا ہے جو something چک نمبر1200 ہے، ٹاؤن کمیٹی کمیر کا ایک وارڈ نمبر7 ہے اور ٹاؤن کمیٹی کمیر میں ایک گورنمنٹ بوائز سکول ہے۔ ہمیں یہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے handover کیا ہے۔ اس میں بات یہ ہے کہ صاف پانی کی requirement تو definitely زیادہ ہے اور آپ کے علم میں ہو گا کہ اس سلسلے میں آب پاک اتھارٹی کا قیام بھی ہو چکا ہے تو انشاءاللہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کے حلقے میں particularly جو بھی requirements ہیں، شاید ادھر کوئی ٹیم گئی بھی ہو لیکن اگر ادھر ٹیم نہیں گئی تو ہم بھیجتے ہیں تاکہ ادھر کوئی سروے کریں اور جو ان کے حلقے کی requirement ہے وہ پوری کی جائے کیونکہ پینے کا پانی ہر بندے کا حق ہے اور بنیادی طور پر یہ دو تین چیزیں ہیں جن پر سیاست نہیں ہونی چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو یہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں، میں تو اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تھا کہ جو میرے سوال کا جواب ہے وہ غلط آیا ہے۔ اس میں ایک فلٹریشن پلانٹ وہ ہے جو عرصہ دراز سے بند ہے، ان تینوں فلٹریشن پلانٹس کا ایک ہی علاقہ کمیر میں ذکر ہے اور اسی

علاقے میں یہ نصب ہیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول والا پلانٹس پچھلے تین سال سے بند ہے جیسے میرے بھائی نے آبِ پاک اتھارٹی کا ذکر کیا تو میں آپ اور اس ایوان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ جو آبِ پاک اتھارٹی کے روح رواں ہیں چودھری محمد سرور صاحب جو گورنر پنجاب ہیں اور وہ خود اس حلقے سے الیکشن کے لئے interested ہیں۔ میں انہیں welcome کرتا ہوں کہ وہ آئیں لیکن ہمارے لوگ جو پانی سے مر رہے ہیں، اگر وہ آب پاک کے Patron-in-Chief اور چیئرمین ہیں، اگر مجھے پانی نہیں دے رہے اور میرے حلقے کو پانی نہیں دے رہے تو وہ ووٹ کہاں سے لیں گے؟ یہ کب تک میرے حلقے کے پلانٹس کو شامل کریں گے؟ کیونکہ جو ابھی میں نے schemes دیکھی ہیں، ساہیوال میں development کے لئے جتنا ضلع کونسل کا بجٹ تھا جو اربوں روپے میں تھا آج وہاں پر سولنگ اور نالیوں کی سکیمیں گورنر صاحب نے اپنے الیکشن کے لئے دی ہیں۔ بندے پانی توں مر رہے نیں تے گورنر صاحب ایتھے سولنگ، نالیاں تے کھالیاں بنا رہے نیں، جو کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے لئے بڑے honourable ہیں اور یہ مہربانی فرمائیں اور مجھے یہ بتادیں کہ ہماری آبِ پاک اتھارٹی میں کوئی 20 کے قریب فلٹریشن پلانٹس کی proposals ہیں وہ ہمیں لگا کر دیں تو یہ کب تک لگا کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں تعداد تو commit نہیں کرتا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب respond کر رہے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں آپ کے توسط سے معزز رکن سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ conduct of Governor کو on the floor of the House discuss نہیں کیا جا سکتا۔ نمبر 2 یہ آب پاک اتھارٹی کے حوالے سے بات کر رہے تھے تو ابھی recently دو دن پہلے آب پاک اتھارٹی کی میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں implementation کے لئے باقاعدہ ایک علیحدہ کمیٹی بھی بنائی گئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن تک یہ بات پہنچانا چاہوں گا کہ اس

وقت 1538 ایسی سکیمیں ہیں جن کی approval ہو چکی ہے، tendering process میں ہیں، انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد ان پر کام شروع ہو جائے گا، most probably میں ان سے لسٹ شیئر کرلوں گا اور انشاءاللہ تعالیٰ ان کے حلقے کی سکیمیں بھی اس میں موجود ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے کہنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب کا جو حکم ہے، اور یہ جو Code of Conduct ہے، وہ اسمبلی جو ایک فورم ہے وہاں پر تو ہم اسے discuss نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ رہنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں، مجھے بات پوری کر لینے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی خواہش پوری ہو گئی ہے۔ اب آپ سے وہ لسٹ مانگ رہے ہیں تو آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ بات ٹھیک ہے راجہ صاحب میرے لئے honourable ہیں اور وہ Minister for Law ہیں تو میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس وہ بورڈز کی تصویر ہیں، وہ development وہاں پر کس کے نام سے ہو رہی ہے، افتتاح بدست چودھری محمد سرور صاحب این اے۔148، یہ گلی گلی، محلے محلے میں اور ہر کوچے میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: ہر کوچے میں یہ بورڈ لگا ہوا ہے تو ہم اس floor پر بات ہی نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ راجہ صاحب کو لسٹ دے دیں۔ آپ بات کو کیوں بڑھا رہے ہیں؟ آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: راجہ صاحب! میں بالکل اپنی بات پر قائم ہوں کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ الیکشن لڑیں لیکن میرے حلقے کے بندوں کو پانی کی پیاس سے تو نہ ماریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ It shall not: (i) Contain any reflection on the conduct of the Governor or a Judge of the Supreme Court or of a High Court.(نعرہ ہائے تحسین)

جی، آپ next question کریں اس کو چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کا تو respond لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب نے respond دے تو دیا ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ ان کو لسٹ دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ مجھے ٹائم دے دیں کہ ہمارے فلٹریشن پلانٹس کب تک لگوا دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لسٹ تو دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ list already available ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: List available نہیں ہے۔ آپ مجھے لسٹ لا کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں لسٹ دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ اس کا ٹائم تو لے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اگلے سوال پر آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1922 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

میونسپل کمیٹی کمیر شریف میں ناقص سیوریج سکیم کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*1922: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر شہر ضلع ساہیوال کا سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے سیوریج کی سکیم میونسپل کمیٹی کمیر میں آپریشنل ہوئی ہے اس وقت سے ہی ناقص اور غیر معیاری ہونے کی وجہ سے مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے ہیں اور شہری شدید بے چینی واضطراب کی حالت میں ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کب تک سیوریج کی Repair/Maintenance کا ارادہ رکھتی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر کا سیوریج کا نظام بہت اچھا چل رہا ہے۔ کہیں پر بھی کوئی مسئلہ نہ ہے۔ جہاں پر بھی سیوریج سے متعلقہ مسئلہ پیش آتا ہے یا کوئی شکایت کی جاتی ہے تو اسے فوری طور پر حل کیا جاتا ہے۔

(ب) تمام سیوریج سکیمز معیاری اور مکمل طور پر آپریشنل ہیں۔

(ج) جس جگہ بھی سیوریج لائن یا سیوریج کا کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اسے جلد از جلد repair کروادیا جاتا ہے تا کہ عوام الناس کو مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں نے سوال یہ کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کمیر شہر ضلع ساہیوال کا سیوریج کا نظام انتہائی ناقص ہو چکا ہے تو مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ غلط اس طرح سے ہے کہ میرے پاس ابھی بھی تصاویر ہیں کہ وہاں کمیر میں پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں یہ میونسپل کمیٹی کمیر تھی آج آپ سوال کے جواب میں پڑھیں انہوں نے کہا کہ تحلیل شدہ میونسپل کمیٹی، تو میرے لوگوں کا کیا قصور ہے، اُن کمیر والوں کو جو شہری سہولیات سے محروم کیا گیا ہے میں آپ کے توسط سے سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میونسپل کمیٹی کمیر تھی اُس

کو تحلیل کیوں کیا گیا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک اُس کو میونسپل کمیٹی کے status پر بحال کیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی کے لئے آبادی کی حد رکھی گئی ہے ملک صاحب کے علاقے کی جو میونسپل کمیٹی کمیر ہے اُس کو specially target نہیں کیا گیا ہے اس حوالے سے یہ ہے کہ جو جگہیں پچاس ہزار سے زائد آبادی والی ہیں اُن کو میونسپل کمیٹی میں شامل کیا گیا تھا اور جو کم ہیں وہ ٹاؤن کمیٹیز ہیں اُن کی الگ categories ہیں تو میرے خیال میں جس کا معزز ممبر ذکر کر رہے ہیں اگر اُس قصبہ کی آبادی میونسپل کمیٹی کی category میں آتی ہے تو اس میں کوئی ایسا امر مانع نہیں ہے کہ ہم special اُس جگہ کو target کریں۔ دوسرا جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ ان کا جو سیوریج کا نظام خراب ہے تو سیوریج کا جو اس وقت سسٹم ہے وہ ویسے ہی discourage ہو رہا ہے کیونکہ یہ دس سے بارہ سال بعد خراب ہو جاتا ہے۔ یہ بات ان کی بالکل ٹھیک ہے تو اس میں یہ ہوتا ہے کہ maintenance and repairing ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہے۔ اب سیوریج ایک ایسی چیز ہے کہ دنوں میں اس کا سسٹم ٹھیک نہیں کیا جا سکتا اور جیسے ملک صاحب فرما رہے ہیں کمیر والا ایک بہت بڑی میونسپل کمیٹی ہے ایک urban area ہے اُس میں ساتھ ساتھ کچھ peri-urban areas بھی شامل ہو چکے ہوں گے تو اُس کا ایک بڑا comprehensive منصوبہ بنے گا تو اس حوالے سے میں معزز ممبر سے یہ suggest کروں گا کہ جس طرح سے یہ فرما رہے ہیں کہ ان کے کچھ areas ہیں جہاں پر کچھ جوہڑ بنے ہوئے ہیں یا جہاں پر ان کا سیوریج کا سسٹم خراب ہے اُن کی یہ identification کر دیں، ہم وہاں پر اگر ان کا area تحصیل میں آرہا ہے تو تحصیل کونسل کو indicate کر دیں گے اگر ان کی municipality چل رہی ہے تو ہم municipality کو indicate کر دیں کہ اُس area میں ان کے کام ہونے چاہئیں اور وہ انشاءاللہ ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آبادی کو discuss کیا اور میونسپل کمیٹی کو discuss کیا یہ بات بالکل غلط ہے میں اس بات پر ان سے اس لئے agree نہیں کرتا کہ یہ جو کمیر شہر ہے اس کے باعزت اور غیور لوگوں کو یہ سزا صرف اس وجہ سے دی گئی ہے کہ انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو سپورٹ کیا ہے وہاں کمیر کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہے میں آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد فرمائیں۔ یہ جو سوال کا جواب آیا ہے انہوں نے کہا کہ وہاں پر کوئی issue ہی نہیں ہے۔ کمیر کے سیوریج کے نظام کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب admit کر رہے ہیں کہ وہاں واقع ہی خرابی ہے اور جواب میں کہا گیا ہے بہت اچھا چل رہا ہے جب شکایت آتی ہے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔ تمام سیوریج سکیمیں معیاری اور operational ہیں میں حلفاً کہتا ہوں کہ یہ سارا سوال کا جواب bogus ہے، جھوٹ ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس کے لئے کمیٹی بنائیں آپ اپنا کوئی نمائندہ میرے ساتھ بھیجیں۔ کسی کو تو لٹکائیں کہ یہ جو ہاؤس میں جھوٹ پر مبنی جواب دیئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں ملک صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو میونسپل کمیٹی کا معیار ہے وہ تو سامنے ہے اگر کمیر کی آبادی واقع ہی ایک لاکھ بنتی ہے تو میرے خیال میں وہ میونسپل کمیٹی ہونی چاہئے کیونکہ جب اتنی بڑی آبادی ہے تو میں آپ کو clarify کر دوں گا کہ عموماً جو thick population ہوتی ہے اُس کی جو revenue states ہوتیں ہیں وہ دو، تین، چار revenue states پر مشتمل ہوتی ہیں تو اُس پر عموماً یہ ہوتا ہے کہ جو درمیان میں آبادی ہوتی ہے وہ تھوڑی ہوتی ہے اور surrounding میں peri-urban areas ہوتے ہیں وہ اور revenue states میں ہوتے ہیں لیکن اُس کے بعد بھی اگر ان کا کوئی population کا معیار ہے تو وہ ہم بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے اور سیکرٹری صاحب سے بھی کر لیں گے۔ ہمارے انچارج منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اُن سے بھی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو معزز ممبر سیوریج والی فرما رہے ہیں تو میں نے یہی عرض کی ہے کہ سیوریج کی maintenance and repairing ہوتی ہے اور سیوریج کبھی بھی comprehensive scheme کے بغیر نہیں بنتی تو میں ملک صاحب کو یہی عرض کر رہا ہوں کہ جہاں جہاں پر آپ سمجھتے ہیں کہ کمیر والا کا سیوریج خراب ہے تو اُس کی identification کر دیں۔ ہم وہاں انتظامیہ کو یہ بات convey کر دیں گے اور وہ ان کا یہ مسئلہ حل کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ سیوریج کے سسٹم کو identify کر دیں ہم ان سے کہہ کر یہ کروالیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرمائیں مجھے عرض تو کر لینے دیں اور اگر آپ نہیں مناسب سمجھتے تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو بیٹھنے کے لئے نہیں کہا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جن لوگوں کے لئے میں نے یہ سوال کیا ہے اور جن لوگوں کی زندگی اس نظام کی وجہ سے اجیرن ہو چکی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ identify تو کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر میری عرض تو سن لیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے بات پوری کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو میونسپل کمیٹی والی بات پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کی ہے اس پر میں انہیں on the floor of the House appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی positive بات کی ہے اور یہ جو سیوریج والی بات ہے انہوں نے یہ بھی admit کی ہے تو آپ میرے سوال کو کمیٹی کے سپرد فرما دیں میں وہاں پر facts and figures لاؤں گا اگر آپ مجھ پر احسان فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کمیٹی کے سپرد نہیں ہو گا۔ آپ identify کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ میرا ذاتی سوال نہیں ہے یہ میری اُس عوام کا سوال ہے جنہوں نے مجھے اس floor تک پہنچایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم بھی عوام کی بات کر رہے ہیں، آپ identify تو کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ لوگ جینے سے محروم ہیں وہ لوگ پانی میں بیٹھے ہیں آپ مہربانی کر کے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں آپ نے identify کرنا نہیں ہے آپ ایسے ہی تقریر کر رہے ہیں۔ آپ سیوریج کے حوالے سے اپنی لسٹ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو دے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: فیروزپور روڈ سے شمع چوک نیامزنگ تک
سڑک کنارے ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*2606: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر جگہ جگہ ناجائز تجاوزات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک پر دکانداروں نے ناجائز تجاوزات کی ہوئی ہیں اور اپنی دکانوں کے آگے تھڑے بنائے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ٹریفک روانی سے جاری رہ سکے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر قائم عارضی تجاوزات کے خلاف سمن آباد زون انتظامیہ کارروائی کرتی رہتی ہے اور سڑک پر کسی قسم کی ناجائز تجاوزات قائم نہیں ہونے دیتی۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ دوکانداروں نے ناجائز تجاوزات قائم کی ہوئی ہیں اور دکانوں کے آگے تھڑے قائم ہیں اگر کوئی تجاوزات قائم کرے تو زون انتظامیہ ان تجاوزات کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کرتی ہے۔

(ج) تجاوزات کے خلاف باقاعدگی سے کاروائی کی جاتی ہے تاکہ ٹریفک کے بہاؤ میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور ٹریفک روانی سے جاری رہ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر جگہ جگہ ناجائز تجاوزات ہیں جس کے جواب میں یہ بتایا گیا کہ یہ درست نہ ہے بلکہ فیروزپور روڈ لاہور سے شمع روڈ چوک نیامزنگ تک سڑک پر قائم عارضی تجاوزات کے خلاف سمن آباد زون انتظامیہ کارروائی کرتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! جب بھی لاہور میں آنا ہوتا ہے چاہے اسمبلی سیشن ہو یا کسی میٹنگ میں شرکت کے لئے آنا ہو تو اسی روڈ پر جب ہم موٹروے سے اُترتے ہیں گلشن راوی سے سیدھے ہم یہی روڈ استعمال کرتے ہیں، جب سیکرٹریٹ کی طرف سے آنا ہو تب بھی یہی روڈ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ روڈ ایسا روڈ ہے کہ اس روڈ پر سے ہر کسی کا گزر ہوتا ہے، آپ کا بھی وہاں سے گزر ہوتا ہوگا ہر ٹائم وہاں پر ریڑھی والوں اور ٹھیلے والوں کی تجاوزات کی بھرمار ہوتی ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کیونکہ وہ روڈ بھی تنگ ہے اور لوگوں نے بھی وہاں سے گزرنا ہے میرے خیال میں لاہور میں سب سے زیادہ رکاوٹیں مزنگ کے اندر ہیں اس کے بارے میں بار بار اسمبلی کے floor پر بات کی گئی ہے میرے ایک colleague نے بھی یہ سوال اُٹھایا تھا اُس پر کچھ دن کارروائی ہوئی تھی اور کچھ دنوں کے لئے وہاں سے تجاوزات ختم کر دی گئی تھیں اب پھر وہاں پر لوگوں کا گزرنا محال ہو چکا ہے۔ میری پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے وہاں پر

کوئی ایک operation launch کریں اور وہاں سے چاہے وہ immoveable encroachments ہیں ،چاہے وہ moveable encroachments ہیں جو بھی قانون کے مطابق کارروائی بنتی ہے وہ کی جائے اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہاؤس کو بھی یہ بتا دیں کہ کتنے دنوں کے اندر یہ کارروائی سٹارٹ کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کی بات بڑی relevant ہے اس معاملے کو فوری طور پر حل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ فاضل ممبر نے یہ admit کیا ہے کہ پچھلی دفعہ جب نشاندہی ہوئی ہے تو اُس وقت اُدھر کچھ نہ کچھ کام ہوا ہے۔ اب جو moveable encroachment ہوتی ہے اُس کے لئے تو ایک شفٹ میں ایک انسپکٹر اور seven gangman ہوتے ہیں اور وہ DMO کے regulation کے ماتحت ہوتے ہیں، اُدھر 33 Union Councils میں 4 Inspector and 36 Staff Officers کام کرتے ہیں۔ وہاں جو encroachment moveable ہے اُن کو ہم ہفتے دس دن بعد اُٹھاتے ہیں وہ پھر آجاتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کا 3 ہزار سے 30 ہزار تک جرمانے کرنے کا اختیار ہے جو جرمانے ہم اُنہیں کرتے ہیں لیکن جو ناجائز تجاوزات ہیں جو immoveable encroachments اُن کی ہمیں اجازت لینی پڑتی ہے۔ اس حوالے سے ہم ڈپٹی کمشنر لاہور کو لکھ دیتے ہیں کیونکہ encroachments ختم کرنے کے لئے باقاعدہ فورس آتی ہے جیسا کہ فاضل ممبر نے فرمایا ہے کہ دکانوں کے سامنے پکے تھڑے بنے ہوئے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس حوالے سے رپورٹ منگوا کر اپنی ایڈمنسٹریشن اور ڈپٹی کمشنر کو involve کرکے encroachments کو فوری طور پر remove کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کا شکریہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2693 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: لکھو ملکانہ بستی ٹبہ منڈی احمد آباد کے قبرستان کی چاردیواری کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***2693: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موضع لکھو ملکانہ بستی ٹبہ منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں واقع قبرستان قدیمی اور کئی مواضعات کے لئے ایک ہی قبرستان ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چاردیواری نہ ہے جس کی وجہ سے اکثر مویشی قبرستان میں پھرتے رہتے ہیں اور آوارہ کتوں نے قبروں کو کھودنا شروع کر رکھا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قبرستان کی چاردیواری بنانے کے لئے متعلقہ محکمہ کے ملازمین نے سروے بھی کیا تھا اور اس کا باقاعدہ Rough Cost Estimate بھی تیار کیا گیا تھا لیکن فنڈز کا اجراء نہ کیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس قبرستان کی چاردیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) موضع لکھو ملکانہ بستی ٹبہ کا قبرستان تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں واقع ہے۔ قبرستان ہذا بہت قدیمی ہے اور اس میں گردونواح کے حسب ذیل مواضعات کے فوت شدگان کو دفن کیا جاتا ہے۔

1۔ ذیلی آبادیاں لکھو ملکانہ 2۔ دلاور کی بستی 3۔ اویس نگر 4۔ لولی والا 5۔ جودھے کی بستی 6۔ ملکانہ جوگا سنگھ

(ب) یہ درست ہے کہ قبرستان مذکورہ کی کوئی چار دیواری نہ ہے۔ اس بناء پر مویشیوں کا قبرستان میں پھرنے اور آوارہ کتوں کے قبروں کو کھودنے کا امکان موجود ہے۔

(ج) قبرستان مذکورہ کی چار دیواری بنانے کے لئے محکمہ ہذا نے پہلے کوئی سروے کیا تھا اور نہ ہی کوئی رف کاسٹ اسٹیمیٹ تیار کیا گیا۔ اب مورخہ 18 نومبر 2019 کو موقع کے مطابق سروے کیا گیا ہے اور سروے کے مطابق رف کاسٹ اسٹیمیٹ تیار کیا گیا ہے۔

(د) قبرستان کی 1900 فٹ چار دیواری کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 26 لاکھ 10 ہزار روپے بنتا ہے۔ مزید عرض ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ہر سال قبرستانوں کی چار دیواری کے لئے کافی سکیمیں ADP میں شامل کرتا ہے۔ کیونکہ قبرستانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وسائل کم ہیں۔ اس لئے وسائل کی دستیابی پر اس قبرستان کی چار دیواری بھی تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! موضع لکھو ملکانہ کا سوال ہے جو کہ سابقہ اجلاس میں بھی on the floor of the House discuss ہوا تھا۔ اس میں قبرستان کی چار دیواری کا سپیکر صاحب کی طرف سے کہا گیا تھا اور اس حوالے سے ٹائم فریم بھی دیا گیا تھا کہ اگلے چار سے چھ ماہ میں قبرستان کی چار دیواری مکمل کروائیں گے یہ سپیکر صاحب نے ruling دی تھی تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ آج پھر یہ سوال آ گیا جو کہ پہلے pending ہوا تھا تو اس حوالے سے کیا progress ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر کو یاد ہو تو میں نے request کی تھی کہ یہ ہمیں اس حوالے سے لکھ کر دے دیں تو میں ڈویلپمنٹ کمیٹی میں شامل کروادوں گا اور آپ کو ہم یہ چار دیواری مکمل کروادیں گے۔ میں نے فاضل ممبر کو بجٹ سیشن میں بھی request کی تھی کہ آپ مجھے پوری تفصیل دیں تاکہ میں اس کو ڈویلپمنٹ کمیٹی میں شامل کرواؤں اور میں اب بھی اپنی اسی بات پر قائم ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں بالکل اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے مجھے کہا تھا اور میں نے ان کو جواب میں بھی یہی کہا تھا کہ اس حوالے سے تمام تفصیل

آپ کے پاس already موجود ہے تو میں اپنا سوال پھر پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) اور (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا موضع لکھو ملکانہ بستی ٹبہ منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں واقع قبرستان قدیمی اور کئی مواضعات کے لئے ایک ہی قبرستان ہے اور کیا یہ درست ہے کہ اس قبرستان کی چاردیواری نہ ہے جس کی وجہ سے اکثر مویشی قبرستان میں پھرتے رہتے ہیں اور آوارہ کتوں نے قبروں کو کھودنا شروع کرر کھا ہے؟

جناب سپیکر! یہ وہی واقعہ ہے کہ جو کہ سماء نیوز چینل پر چلایا گیا تھا جہاں پر جانوروں نے انسانی قبروں کو کھودنا شروع کیا تھا یہ میں اسی قبرستان کی بات کررہا ہوں۔ ہمارا as a Muslim and human being یہ فرض بھی بنتا ہے اور گورنمنٹ کی یہ priority بھی ہے کہ قبرستانوں کی جتنی بھی چاردیواریاں ہیں ان کو مکمل کروائیں۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ میں کیا تفصیل فراہم کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ قبرستان کی چاردیواری کو priority basis پر مکمل کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں اس قبرستان کی چاردایوری کو priority basis پر مکمل کرواتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending فرمادیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3313 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3530 کو dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3543 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال نمبر 3632 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: باغبانپورہ بازار میں ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*3638: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ بازار لاہور میں ناجائز تجاوزات کی وجہ سے پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مین بازار کے تاجروں (دکانداروں) نے دکانوں کے سامنے ٹھیلے اور پھٹے لگا دیئے ہیں جن سے لاکھوں روپے کرایہ وصول کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مین بازار کے تاجر ٹھیلے اور پھٹے والوں سے کرایہ خود وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شالیمار ٹاؤن کے افسران اور ملازمین بھی دکانداروں سے منتھلی وصول کر رہے ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باغبانپورہ بازار سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے، دکانداروں اور ٹاؤن کے ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) تجاوزات کی بھرمار نہ ہے۔ کچھ حصہ میں تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔

(ب) عملہ تہہ بازاری شالامار زون عارضی تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے۔ تاجر / دکاندار دکانوں کے سامنے سامان رکھتے ہیں اور ٹھیلے پھٹے بھی لگواتے ہیں جن کو عملہ تہہ بازاری شالامار زون اٹھاتا رہتا ہے اور جرمانہ بھی عائد کیا جاتا ہے۔ کرایہ کی وصولی کا علم نہ ہے۔

(ج) کسی بھی قسم کی کرایہ کی وصولی کے متعلق علم نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) عملہ تہہ بازاری شالامار زون لاہور نے باغبانپورہ بازار میں قائم شدہ تجاوزات کے خلاف اینٹی انکروچمنٹ اپریشن کرتے ہوئے سامان گرفت میں لے کر داخل سٹور کیا گیا اور تجاوز کنندگان

کو مبلغ۔/22500روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ جبکہ 33عدد تجاوز کنندگان کو انفورسمنٹ فائن ٹکٹ جاری کی گئی جن کا جرمانہ مبلغ۔/66,000 محکمہ کے اکاؤنٹ میں جمع کروایا گیا ہے۔ آئندہ بھی عملہ تہہ بازار شالامار زون وقتاًفوقتاًبلا تفریق کارروائی جاری رکھے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کیا یہ درست ہے کہ باغبانپورہ بازار لاہور میں ناجائز تجاوزات کی وجہ سے پیدل چلنا بھی مشکل ہو گیا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ تجاوزات کی بھرمار نہ ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کچھ حصہ میں تجاوزات تھیں جن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ میرا سوال پھر وہی ہے کہ ابھی بھی وہاں پر تجاوزات ویسے ہی موجود ہیں لہٰذا میں یہ بات ان کے علم میں لا رہی ہوں۔ ہماری اسمبلی کے پاس ہی یہ بازار ہے اور شمالی لاہور کا یہ بہت بڑا بازار ہے۔ وہاں نہ صرف بازار میں بلکہ بازار سے باہر جی ٹی روڈ پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے جس کی وجہ سے وہاں سڑک سے رات کے وقت بھی گزرنا محال ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ شالیمار ٹاؤن کے افسران اور ملازمین بھی دکانداروں سے منتھلی وصول کر رہے ہیں؟ تو اس کا محکمے نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ آج سے کوئی چار دن پہلے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو بھی وائرل ہوئی ہے جس میں شالیمار ٹاؤن کے ملازمین کو انٹی کرپشن افسران نے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ محکمے نے کیا جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ شالیمار ٹاؤن کا پورا عملہ منتھلی لینے میں بہت مشہور ہے۔ یہ ٹاؤن اس کام کے لئے بہت ہیوی ٹاؤن سمجھا جاتا ہے اور اس بازار سے وہ ماہانہ لاکھوں روپے منتھلی وصول کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر جس طرح فرما رہی ہیں اگر یہ بات ٹھیک ہے تو ہم ان کے خلاف پوری طرح سے ایکشن لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس حوالے سے کوئی inquiry stand کروائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم اس حوالے سے inquiry stand کرواتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ! ہم اس حوالے سے inquiry stand کرواتے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف ایکشن لیں گے اور اگر ان کے پاس کوئی particular proof ہیں تو یہ ہمیں provide کر دیں کیونکہ جو دکانوں کے سامنے پھٹے لگانے والے ہوتے ہیں ان کی دکانداروں سے mutual understanding ہوتی ہے اور بالکل اسی طرح definitely محکمے کے ساتھ بھی ہو گی۔ اب میں محکمے کی طرف سے کوئی صفائی تو پیش نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے تو کوئی اس حوالے سے علم ہی نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو یہ مجھے دے دیں ہم inquiry conduct کر لیتے ہیں اور انشاءاللہ ذمہ داران کو پوری سزا ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت وغیرہ ہے تو پارلیمانی سیکرٹری کو دے دیں یہ ان کے خلاف انکوائری کروائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ذمہ داران کے خلاف انکوائری کروائیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں مزید ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جی، یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بہت شکر گزار ہوں کہ وہ بہت honourable طریقے سے اپنے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کی غلط باتوں کو بھی own نہیں کر رہے ہیں۔ مزید اس حوالے سے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں کمیٹی بھی بنادوں گا اور انکوائری بھی کرواؤں گا لیکن ایک انکوائری اور بھی کر لیں کہ وہاں دُکانداروں کے ساتھ ساتھ جو لوگ دُکانوں کے باہر پھٹے لگا کر کاروبار کرتے ہیں ان سے دُکاندار کرایہ وصول کرتے ہیں اور اگر یہ اس حوالے سے کوئی کمیشن بنا کر اس کی انکوائری کروانا چاہیں تو وہ بھی کرواسکتے ہیں پھر ان

کو خود ہی پتا چل جائے گا اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آجائے گا کہ شالیمار ٹاؤن کا عملہ اس مد میں دُکانداروں سے بھتہ وصول کرتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر دو چیزوں کے حوالے سے ذکر کر رہی ہیں پہلی یہ کہ دُکانداروں کا آپس میں گٹھ جوڑ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں دُکانوں کے سامنے تھڑے بنائے جاتے ہیں اور وہاں پھٹے لگائے جاتے ہیں جس کا دُکاندار کرایہ وصول کرتے ہیں۔ دوسرا یہ محکمے کی منتھلی لینے کے حوالے سے بات کر رہی ہیں۔ جو تھڑے بنائے جاتے ہیں اس حوالے سے ہم جرمانہ کرتے ہیں۔ ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کی انکوائری کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ہم ڈپٹی کمشنر لاہور کو لکھ دیں گے کہ یہ جو تھڑے بنائے گئے ہیں ان کو ہم encroachments میں لے آئیں گے اور ان کو تلف کروائیں گے اور اگر ہمارے محکمے کا کوئی fault ہے تو ہم اس حوالے سے inquiry conduct کر کے ان کو سزا دیں گے۔ انشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Question Hour کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں غیر منظور شدہ سٹینڈز سے حاصل آمدن میں کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

***2192: چودھری اختر علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں منظور شدہ سٹینڈز کی تعداد 100 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں 165 سٹینڈز غیر منظور شدہ ہیں لیکن ٹھیکیدار ٹوکن لوکل گورنمنٹ والے دے رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ غیر منظور شدہ سٹینڈز اقبال ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، باغبانپورہ، مزنگ و دیگر علاقہ جات میں چل رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر منظور شدہ سٹینڈز کی آمدنی مقامی حکومت کے افسران و اہلکاران آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں جبکہ حکومت کے خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں غیر منظور شدہ سٹینڈز والوں اور ذمہ داران افسران / اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو حکومت کے خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا رہے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست نہ ہے بلکہ لاہور میں منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز 205 ہیں جو کہ لاہور پارکنگ کمپنی چلا رہی ہے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے اور نہ ہی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے ٹھیکیدار لوکل گورنمنٹ کے ٹوکن سلپ دے رہے ہیں۔ لاہور میں غیر منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز کی تعداد مقرر نہ ہے۔ تاہم غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور سال 2019 میں 129 ایف آئی آر غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کے خلاف درج کروائی گئی ہیں۔ مزید برآں پارکنگ بائی لاز کی خلاف ورزی بھی ضروری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کا لاہور پارکنگ کمپنی یا بلدیہ عظمیٰ سے کوئی تعلق نہ ہے۔

(ج) مذکورہ غیر منظور شدہ سٹینڈز اقبال ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، باغبانپورہ، مزنگ یا لاہور کے دیگر کسی بھی علاقہ میں چل رہے ہوں ان کے خلاف ضروری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ غیر منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز سے مقامی حکومت یا لاہور پارکنگ کمپنی کا کوئی تعلق نہ ہے بلکہ پرائیویٹ پراپرٹی پر بھی پارکنگ فیس کی وصولی میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ فیس کی وصولی صرف منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز سے گورنمنٹ سے منظور شدہ نرخوں کے مطابق کی جاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے (فیس کا گزٹ نوٹیفکیشن تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

i۔ ٹرک و بس 100 روپے

ii۔ کار و جیپ 30 روپے

iii۔ موٹر سائیکل 10 روپے

iv۔ بائیسکل 5 روپے

(ہ) قانون کے مطابق پارکنگ فیس کی وصولی صرف گورنمنٹ سے منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز سے وصول کی جاسکتی ہے۔ غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز سے وصولی کرنے والوں کے خلاف شکایت کی صورت میں قانون کے مطابق بلا تفریق ضروری قانونی کارروائی پارکنگ بائی لاز اور دیگر قوانین کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔

ضلع جہلم میں بلدیاتی اداروں کے زیر انتظام سکولز کی تعداد اور ریٹائرڈ ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*2605: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں بلدیاتی اداروں کے سکولوں کی تعداد کتنی ہے، بلدیاتی ادارے وار تفصیل دی جائے؟

(ب) ان بلدیاتی اداروں کے سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنے بلدیاتی اداروں کے سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین ماہانہ پنشن وصول کر رہے ہیں کتنے ملازمین کے پنشن، گریجویٹی وغیرہ کی ادائیگی نہیں کی جارہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ عید الفطر پر صوبہ بھر کے اکثر بلدیاتی اداروں کے سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کی ادائیگی نہیں ہوئی، جس کی بازگشت تمام ٹی وی چینل اور اخبارات میں رہی، خاص کر جہلم اور مصطفیٰ آباد للیانی قصور کے بلدیاتی اداروں کے ملازمین کو ادائیگی بالکل نہیں ہوئی؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت ایکشن لینے اور ملازمین کو پنشن کے بقایاجات کی ادائیگی کروانے اور ان کو باقاعدگی سے پنشن کی ادائیگی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع جہلم میں 2001 ڈیولوشن سے پہلے میونسپل کارپوریشن جہلم کے پاس 12 سکول تھے جبکہ میونسپل کمیٹی دینہ کے پاس ایک سکول تھا جو سب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت محکمہ تعلیم کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔

(ب) ڈیولوشن سے پہلے میونسپل کارپوریشن جہلم کے تعلیمی اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کی تعداد 66 تھی جبکہ میونسپل کمیٹی، دینہ کے پاس بلدیاتی تعلیمی ادارے کا کوئی ریٹائرڈ ملازم نہ تھا۔

(ج) میونسپل کارپوریشن، جہلم کے تعلیمی اداروں سے 30 ریٹائرڈ ملازمین یا ان کی فیملی پنشن وصول کر رہے ہیں اور کسی بھی ریٹائرڈ ملازم کے بقایاجات بلدیہ کے ذمہ نہ ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے کیونکہ ضلع جہلم کے بلدیاتی اداروں سے ریٹائرڈ ملازمین کو باقاعدہ پنشن کی ادائیگی ہو رہی ہے جبکہ میونسپل کمیٹی مصطفیٰ آباد ضلع قصور میں کوئی تعلیمی ادارہ ہی نہ تھا۔

(ہ) ضلع جہلم کے کسی بھی بلدیاتی ادارے کے ذمہ کسی بھی پنشنر کے واجبات نہ ہیں۔

لاہور: شالیمار ٹاؤن میں پارکنگ سٹینڈز کی تعداد، پارکنگ فیس اور سٹینڈز کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

*2877: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالیمار ٹاؤن لاہور میں کتنے سرکاری اور غیر سرکاری پارکنگ سٹینڈ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) سرکاری پارکنگ سٹینڈز کا ٹینڈر کب ہوا تھا یہ کتنی رقم میں نیلام ہوئے ان کی تفصیل مع نام ٹھیکیدار کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ج) ان پارکنگ سٹینڈز پر موٹر سائیکل، رکشہ اور کار وغیرہ کی پارکنگ فیس کتنی سرکاری طور پر مقرر کی گئی ہے کیا یہاں پر باقاعدہ پارکنگ کے چارٹ لگائے گئے ہیں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان سرکاری سٹینڈز پر مقررہ فیس سے زائد فیس وصول کی جارہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان سٹینڈز کے ٹھیکوں کی تحقیقات کروانے اور سرکاری فیس سے زیادہ پارکنگ فیس وصول کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) شالیمار ٹاؤن میں 33 سرکاری پارکنگ سٹینڈز موجود ہیں جو کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن سے منظور شدہ ہیں۔اور غیر سرکاری پارکنگ سٹینڈز کی تعداد معلوم نہیں لیکن جتنے بھی غیر سرکاری پارکنگ سٹینڈ چلائے جاتے ہیں ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) اکتوبر 2012 سے لاہور پارکنگ کمپنی قائم ہے جو کہ تمام سرکاری پارکنگ سٹینڈز کو اپنے سٹاف کے ساتھ چلا رہی ہے۔ان کی روزانہ کی آمدنی بنک آف پنجاب میں جمع کروائی جاتی ہے اور ہر سہ ماہی ریونیو کو ایم سی ایل کے ساتھ شیئر کیا جاتا ہے۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب کے گزٹ کے مطابق مندرجہ ذیل ریٹ وصول کئے جاتے ہیں۔ موٹر سائیکل 10روپے، کار 30روپے، بس 50روپے اور ٹرک 100روپے تمام سرکاری پارکنگ سٹینڈز پر بورڈ آویزاں کئے گئے ہیں۔

(د) جب کبھی بھی مقررہ فیس سے زیادہ کی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ہ) سرکاری فیس سے زائد فیس وصول کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور ان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر کا اندراج ہوتا ہے اور محکمانہ کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں جنرل بس سٹینڈز کی حالت، سہولیات اور تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3084: **جناب محمد افضل:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر کے تینوں شہروں کے جنرل بس سٹینڈز بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ گنجائش رکھتے ہیں اور وہاں مسافروں کے لئے ضروری سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) یہ بس سٹینڈز کب تعمیر ہوئے تھے کیا ان کو وقتاً فوقتاً ریپیئر اور رینوویٹ کیا جاتا ہے ان کی مرمت / دیکھ بھال پر سال 2017 سے سال 2019 تک کتنی رقم خرچ کی گئی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا ان بس سٹینڈز پر پینے کا صاف پانی میسر ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جنرل بس سٹینڈ بہاولپور 90 کنال اور 17 مرلے کے رقبہ پر محیط ہے جبکہ (سی) کلاس جنرل بس سٹینڈ بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ گنجائش رکھتا ہے مسافروں کو ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

جنرل بس سٹینڈ، رحیم یار خان 71 کینال 2 مرلے پر محیط ہے اور یہ جنرل بس سٹینڈ جدید تعمیر شدہ ہے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مطلوبہ گنجائش رکھتا ہے اور مسافروں کو ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

جنرل بس سٹینڈ، بہاولنگر جی ہاں۔ شہر بہاولنگر کا جنرل بس سٹینڈ جدید تعمیر شدہ ہے اور بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مطلوبہ گنجائش کے ساتھ ساتھ جنرل بس سٹینڈ پر مسافروں کے لئے تمام ضروری بنیادی سہولیات فراہم ہیں۔

(ب) جنرل بس سٹینڈ بہاولپور سال 1984 میں 90 کنال اور 17 مرلے پر قائم ہوا جبکہ (سی) کلاس AC بس ٹرمینل اپریل 2009 میں تعمیر کیا گیا جو 60 کنال اور 11 مرلے کے رقبہ پر محیط ہے۔ سال 2017 سے سال 2019 تک ان کی مرمت / دیکھ بھال کے لئے خرچ کی گئی رقم کی سالانہ تفصیل ذیل پیش ہے:۔

1۔ سال 2017 مبلغ۔/13,60,000 روپے سپیشل سالانہ مرمت اے سی کوچز بس سٹینڈ ٹرمینل بہاولپور

2۔ سال 2018 مبلغ۔/10,49,000 روپے مرمت و رینوویشن سیوریٹرین جنرل بس سٹینڈ بہاولپور

3۔ سال 2019 مبلغ۔/3,00,000 روپے مرمت و رینوویشن لیٹرین جنرل بس سٹینڈ بہاولپور

جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خان سال 16-2015 میں جدید طرز پر ضلعی انتظامیہ کے توسط بذریعہ محکمہ بلڈنگز تعمیر ہوا تھا۔ سال وار حکومت کی طرف سے ریلیز شدہ فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ریلیز رقم (ملین روپے)		خرچہ (ملین روپے)	%age کیفیت	
2015-16	156.169		156.169	100 فیصد	
2016-17	30.026		30.026	100 فیصد	
2017-18	0.000		0.000 0 فیصد		فنڈز کی کمی کے باعث کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
2018-19	0.000		0.000 فیصد		فنڈز کی کمی کے باعث کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
2019-20	0.000	0.000	0 فیصد		فنڈز کی کمی کے باعث کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔
2020-21	13.521		13.519	100	

جنرل بس سٹینڈ، بہاولنگر سال14-2013میں جدید طرز پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے توسط بذریعہ محکمہ بلڈنگز تعمیر ہوا تھااور سال2015میں فنکشنل ہوا۔ جدید تعمیر کی وجہ جنرل بس سٹینڈ بہاولنگر میں خاص / زیادہ مرمت ورینوویشن کی ضرورت پیش نہ آئی ہے۔ لہٰذا جنرل بس سٹینڈ کی مرمت یا رینوویشن پر سال18-2017، 19-2018اور20-2019میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے تاہم بل بجلی ولائٹ کی فراہمی صفائی ستھرائی کی مد میں اخراجات ہوئے ہیں۔

(ج)　جنرل بس سٹینڈ بہاولپور میں مسافروں کے پانی پینے کے لئے 3عدد واٹر کولر نصب ہیں جبکہ جنرل بس سٹینڈ رحیم یار خاں کی تعمیراتی ایجنسی (بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے میونسپل کارپوریشن رحیم یار خان کوHandoverنہ ہوا ہے اور مکمل طور پر فنکشنل نہ ہوا ہے البتہ پبلک کے پینے کے پانی کے لئے دوعدد الیکٹرک واٹر کولر خرید لے گئے ہیں عنقریب جنرل بس سٹینڈ کے مکمل طور پر فنکشنل ہونے پر دونوں الیکٹرک واٹر کولر نصب کر دیئے جائیں گے۔

جی ہاں! جنرل بس سٹینڈ بہاولنگر پر پینے کے صاف پانی کا انتظام موجود ہے۔

لاہور میں منظور شدہ مذبح خانوں کی تعداد اور غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3407: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)　لاہور میں اس وقت کتنے مذبح خانےSlaugter Houses ہیں کیا تمام مذبح خانے حکومت کی منظوری سے چل رہے ہیں نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب)　کیا تمام مذبح خانوں میں سلاٹرنگ کا کام حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق کیا جاتا ہے اور تمام ذبح کئے جانے والے جانوروں کو ویٹرنری ڈاکٹر / سٹاف ذبح سے پہلے چیک کرتے ہیں؟

(ج) کیا لاہور میں غیر قانونی مذبح خانے بھی ہیں سال 2019 کے دوران کتنے غیر قانونی مذبح خانوں کی نشاندہی ہوئی اوران کے خلاف کیا کارروائی کی جو کارروائی کی گئی ہے ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور میں سلاٹر ہاؤس PAMCO چلا رہی ہے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے زیر انتظام کوئی بھی سلاٹر ہاؤس کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) PAMCO سے متعلقہ ہے۔

(ج) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے شالامار زون کی حدود میں 3 عدد غیر قانونی مذبح خانوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے مبلغ۔/45000 روپے جرمانہ کیا گیا ہے جبکہ راوی زون کی حدود میں 04 FIRs درج کروائی گئی ہیں۔

بلدیاتی اداروں کی تحلیل کے بعد ضلع کونسل کے معاملات کی قانونی حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

*3530: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں نیا بلدیاتی نظام متعارف کروایا ہے اور یہ قانون صوبہ بھر نافذ العمل ہو گیا ہے جس میں ضلع کونسل کا نظام ختم کر کے اس کو تحصیل کی سطح پر کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا قانون کے نافذ العمل ہوتے ہی بلدیاتی ادارے تحلیل ہو گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں ابھی تک ضلع کونسلز کام کر رہی ہیں اوران کے ایڈمنسٹریٹر مقرر ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو نئے نظام کے نافذ العمل ہونے کے بعد ابھی تک ضلع کونسل کیسے کام کر رہی ہے ان کے ملازمین اور افسران کو تنخواہیں کیسے ادا ہو رہی ہیں ان کے فیصلے اور احکامات غیر قانونی قرار نہیں دیئے جائیں گے اس تمام تر غیر قانونی عمل کا ذمہ دار کون ہے تفصیلات پیش کی جائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 متعارف کروایا جا چکا ہے اور مورخہ 04.05.2019 سے پنجاب میں نافذ العمل ہے جس میں ضلع کونسل کا نظام ختم کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ پر تحصیل کونسلز بنا دی گئی ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا قانون کے نفاذ کے بعد سابقہ بلدیاتی ادارے تحلیل کئے جا چکے ہیں۔

(ج) یہ کہ اب صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلع کونسلز فعال نہ ہیں بلکہ ختم کی جا چکی ہیں اور ان کی جگہ پر نئی مقامی حکومتیں (تحصیل کونسلز) کام کر رہی ہیں جو کہ مکمل فعال ہیں اور ان کے ایڈ منسٹریٹر بھی مقرر کئے جا چکے ہیں۔

(د) یہ کہ اب صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ضلع کونسلز فعال نہ ہیں بلکہ ختم کی جا چکی ہیں اور ان کی جگہ پر نئی مقامی حکومتیں (تحصیل کونسلز) کام کر رہی ہیں جو کہ مکمل فعال ہیں اور ان کے ایڈ منسٹریٹر بھی مقرر کئے جا چکے ہیں اور ملازمین و افسران کو تنخواہیں بھی متعلقہ مقامی حکومتوں / گورنمنٹ آف دی پنجاب کے ذریعے مل رہی ہیں۔ نئی مقامی حکومتوں کے فیصلہ جات اور احکامات لوکل گورنمنٹ 2019 کے تحت کئے جاتے ہیں۔

صوبہ میں پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3543: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ بنانے کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

(ب) پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ اکیڈمی بلڈنگ ، لاہور کی تعمیر کو مکمل کرنے کے لئے 10۔جون 2021 کی تاریخ دی گئی ہے۔

(ب) اس اکیڈمی کی تعمیر پر 1ارب86 کروڑ38لاکھ1ہزار178روپے خرچ ہوں گے۔

سیالکوٹ: جامکے چیمہ بوائز سکول اور خواتین کالج کی گلی / روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3632: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بوائز سکول والی گلی انتہائی گندگی اور ناپختگی کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین کالج جامکے چیمہ والی سڑک انتہائی برے حالات ناپختگی اور گندگی کی وجہ سے بچیوں کے لئے وبال جان بن چکی ہے؟

(ج) کیا محکمہ بوائز سکول والی گلی اور گرلز کالج والے روڈ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جامکے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بوائز سکول والی گلی میں ریگولر صفائی کروائی جاتی ہے۔ جبکہ یہ درست ہے کہ مذکورہ گلی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ خواتین کالج جامکے چیمہ والی سڑک خستہ حال ہے جبکہ صفائی ریگولر کروائی جاتی ہے۔

(ج) جیسا کہ ٹاؤن کمیٹی جامکے چیمہ بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر:SOR(LG) 1-33/2019 مورخہ 12-02-2021 کو تحصیل کونسل ڈسکہ میں ضم ہو چکی ہے۔ بوائز سکول والی گلی کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً20لاکھ روپے ہے جبکہ خواتین کالج جامکے چیمہ والی سڑک میٹل روڈ

کا تخمینہ تقریباً 03 کروڑ ہے۔ تحصیل کونسل ڈسکہ گورنمنٹ کی ہدایات / پالیسی کے مطابق مذکورہ گلی / سڑک کو اپنے ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کرلے گی۔

لاہور: داتا دربار، اچھرہ اور برکت مارکیٹ کے پلازوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***3863: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں کتنے پارکنگ پلازے کب سے زیر تعمیر ہیں اور کتنے پلازے تعمیر ہو چکے ہیں نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پلازے داتا دربار، اچھرہ اور برکت مارکیٹ جیسے اہم علاقوں میں بنے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں پارکنگ پلازے نہ ہونے کی وجہ سے ٹریفک کا نظام اکثر درہم برہم رہتا ہے جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں پارکنگ پلازے بنانے کی اجازت بھی مل چکی ہے اور ان کے لئے فنڈ بھی جاری کئے جا چکے ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں جلد از جلد پارکنگ پلازے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور شہر میں کوئی بھی پارکنگ پلازہ زیر تعمیر نہ ہے تعمیر شدہ پلازہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پارک اینڈ شاپ پلازہ مون مارکیٹ

2۔ پارک اینڈ رائیڈ پلازہ گلبرک

3۔ سن فورٹ پلازہ گلبرک

4۔ ڈی پلازہ شاہ عالم مارکیٹ

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست ہے کہ گنجان علاقوں میں پارکنگ پلازہ یا مناسب جگہ کی عدم دستیابی کی بناء پر ٹریفک کی روانی متاثر ہوتی ہے۔ تاہم شہر میں عمومی صورت حال ایسی نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے کہ پارکنگ پلازے بنانے کی اجازت ہوئی اور نہ ہی اس مد میں کوئی فنڈ جاری کئے گئے ہیں۔

(ہ) جواب اثبات میں نہ ہے۔

جہلم میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل کی تعداد اور ان کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

***3885: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جہلم میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان ٹیوب ویل میں کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں؟

(ج) کیا شہری آبادی کے لحاظ سے حکومت نئے ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جہلم میں واٹر سپلائی کے ٹیوب ویل درج ذیل جگہوں پر لگائے گئے ہیں۔
تحصیل روڈ، سلیمان پارس اندرون سٹیڈیم، جوبلی گھاٹ، شاداب روڈ، ضلع کونسل، ساحل کالونی، محفوظ سی این جی، بلال ٹاؤن، کریم پورہ، سلاٹر ہاؤس، العارف ماڈل سکول، رمضان بازار، اثریہ روڈ، منڈی موڑ، پاسپورٹ آفس، کشمیر کالونی، احسان روڈ، چک براہم روڈ المعراج فلور مل، دربار پیر عظمت، شیشہ گراونڈ۔

(ب) 21 ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں اور 02 ٹیوب ویل خراب ہیں۔

(ج) جی ہاں حکومت ارادہ رکھتی ہے۔ 02 ٹیوب ویل پر کام جاری ہے۔ اور دوماہ کے اندر نصب کر دیئے جائیں گے۔

جہلم: غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3887: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جہلم میں کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز قائم ہیں یا جاری ہیں؟

(ب) حکومت نے اب تک ان غیر قانونی ہاؤسنگ کالونیز کے خلاف کیا کارروائی کی ہے۔

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جہلم میں 02 ہاؤسنگ کالونیز / سکیمز بلا منظوری نقشہ جاری ہیں۔

1۔ سٹی ہاؤسنگ سکیم جو کہ PRD کی منظور شدہ ہاؤسنگ سکیم کی Extension ہے اور موضع بالا وراٹھیاں جی ٹی روڈ جہلم پر واقع ہے۔

2۔ شجاع گارڈن جی ٹی روڈ چکوہا جہلم۔

(ب) 1۔ سٹی ہاؤسنگ سکیم کا تعمیراتی کام نوٹس دے کر روکا ہوا ہے۔ مالکان نے فائل / نقشہ مہیا کیا ہوا ہے جو کہ انڈر پراسیس ہے۔

2۔ شجاع گارڈن کو نوٹس جاری کر دیا ہوا ہے اور کام بند کروادیا گیا ہے۔

لاہور: ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تعداد اور سینٹری ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*3927: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویسٹ مینجمنٹ کمپنی لاہور میں کل کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کے عہدہ گریڈ نام وار کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مختلف مقامات پر کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور تعفن پھیلنے کی وجہ سے لوگ متعدد بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگست 2019 سے دسمبر 2019 تک لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سینٹری ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے انہوں نے کچرا اٹھانے سے انکار کر دیا تھا؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور شہر میں موجود کچرے کو اٹھانے اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سینٹری ورکرز کو بروقت تنخواہوں کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کل ملازمین کی تعداد 14216 ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور شہر میں کوڑا روزانہ کی بنیاد پر پیدا ہوتا ہے اور لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے فرائض میں شامل ہے کہ روزانہ ہی کوڑے کو اکٹھا کر کے متعین شُدہ ڈسپوزل سائٹ (Landfill) لکھوڈیر پر روزانہ کی بنیاد پر ڈمپ کرے۔ کسی ایک دن بھی اگر کوڑا اٹھایا نہ جاسکے تو کنٹینر پوائنٹ پر کوڑا اکٹھا ہو جاتا ہے جو کہ زیادہ محنت کر کے رات کی شفٹ میں اٹھالیا جاتا ہے۔

(ج) اگست 2019 سے دسمبر 2019 تک لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے سینٹری ورکرز کو تنخواہوں کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اگست 2019 سے دسمبر 2019 تک 8 لاکھ 34 ہزار 673 ٹن کوڑا اٹھا لیا گیا تھا اور ورکرز کی تنخواہوں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چنیوٹ: پی پی-95 میں جاری منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4007: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-95 ضلع چنیوٹ میں محکمہ کس کس ترقیاتی منصوبہ پر کام کر رہا ہے ان منصوبہ جات کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنی رقم مالی سال 20-2019 میں مختص کی گئی ہے منصوبہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کتنے منصوبہ جات اسی مالی سال 20-2019 میں مکمل ہونگے اور کتنے منصوبہ جات پر کام آئندہ مالی سال میں مکمل ہو گا؟

(د) ان منصوبہ جات پر کتنے فیصد کام ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ہ) ان منصوبہ جات کے ٹھیکیدار کے نام بتائیں اور منصوبہ جات کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں مکمل ہو رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) 20-2019 کے بجٹ سے حلقہ پی پی-95 ضلع چنیوٹ میں تحصیل کونسل چنیوٹ نے مندرجہ ذیل 4 منصوبہ جات پر کام کیا۔

1۔امپرومنٹ آف روڈ دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ (3.010 ملین روپے)

2۔امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات (4.400 ملین روپے)

3۔امپرومنٹ آف روڈ از جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا (1.140 ملین روپے)

4۔امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطرف کوٹ احمد یار تحصیل چنیوٹ (12.265 ملین روپے)

(ب) پی پی-95 مالی سال 20-2019 میں PMSP فیز-I پروگرام کے تحت مبلغ 21.815 ملین روپے مختص کئے گئے۔باقی تفصیل پیرا (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جو منصوبہ جات مالی سال 20-2019 میں حلقہ پی پی 95۔ مکمل ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔امپرومنٹ آف روڈ دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ (3.010 ملین روپے)

2۔ امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات (4.400 ملین روپے)

3۔ امپرومنٹ آف روڈ از جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا (2.140 ملین روپے)

4۔امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطرف کوٹ احمد یار تحصیل چنیوٹ (12.265 ملین روپے)

سیریل نمبر 1 تا 3 پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 پر تقریباً 99 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) سیریل نمبر 1 تا 3 پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 پر تقریباً 99 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ہ) ٹھیکیداران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔امپرومنٹ آف روڈ دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ (عامر شفقت)

2۔امپرومنٹ آف روڈ لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات (طاہر صدیق اینڈ کو)

3۔امپرومنٹ آف روڈ از جھمرا روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا (S.I کنسٹرکشن کمپنی)

4۔امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطرف کوٹ احمد یار تحصیل چنیوٹ (عبداللہ اینڈ کو)

مندرجہ بالا منصوبہ جات انجینئر و سینئر سب انجینئر تحصیل کونسل چنیوٹ کی زیر نگرانی ہیں۔

مین جی ٹی روڈ کاموکی اور مریدکے پر سولر سٹریٹ لائٹس کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

*4291: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ مین جی ٹی روڈ کاموکی اور مریدکے میں سولر سسٹم سے چلنے والی سٹریٹ لائٹس عرصہ دراز سے خراب ہیں ان کو کب تک ٹھیک کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

یہ درست ہے کہ مین جی ٹی روڈ کاموکی پر NHA ڈیپارٹمنٹ نے سولر سٹریٹ لائٹس عرصہ تقریباً 10 سال قبل نصب کیں۔ جو کہ ضروری مرمت وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے علاقہ مکین اور جی ٹی روڈ پر گزرنے والے لوگ پریشان تھے۔ سال 2020 میں سابقہ اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر میونسل کارپوریشن کاموکی نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب گوجرانوالہ کی زیر نگرانی شہر کاموکی کے مخیّر

حضرات کے تعاون سے ان لائٹس کو LED لائٹس میں Convert کر کے چالو کروادیا جو کہ بجلی سے چل رہی ہیں اور بجلی کا بل میونسپل کارپوریشن کامونکی ادا کر رہی ہے۔

مزید تحریر ہے کہ ماہ اپریل 2021 میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے سٹریٹ لائٹس کیبل نمبر 26 مین جی ٹی روڈ خراب ہوگئی تھی جس کی وجہ سے کچھ لائٹس بند ہوگئی ہیں جن کو بجلی کا کنکشن دینے کی غرض سے جناب اسسٹنٹ کمشنر / ایڈمنسٹریٹر ایم سی کامونکی کی ہدایت پر محکمہ NHA کو ایک چٹھی مورخہ 2021-04-22 تحریر کی گئی ہے جس میں مذکورہ سٹریٹ لائٹس کو بجلی کی فراہمی کے لئے NOC کے لئے درخواست کی گئی ہے کہ دفتر ایم سی کامونکی کے سامنے جی ٹی روڈ پر روڈ کٹ لگانے کی اجازت دی جائے جو کہ تاحال نہ ملی ہے۔ روڈ کٹ کی اجازت کے بعد ہی اس کی مرمت و بحالی کا فیصلہ جناب اسسٹنٹ کمشنر صاحب کریں گے کہ آیا یہ کام مخیرّ حضرات سے کروایا جائے یا ایم سی کامونکی سے۔

سیالکوٹ: میونسپل کارپوریشن میں سینٹری ورکرز کی تعداد اوران کے مقام ڈیوٹی سے متعلقہ تفصیلات

***4293: سیدہ فرح عظمیٰ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ میں کتنے سینٹری ورکرز کہاں کام کرتے ہیں سینٹری ورکرز کو سینی ٹیشن کا کام کرنا ہوتا ہے مگر بہت سارے سینٹری ورکرز اپنی ڈیوٹی سے غفلت کرتے ہیں اور آفیسرز کے گھروں کے کام کرتے ہیں ان کو تنخواہ کس طرح دی جاری ہے؟

(ب) سیالکوٹ شہر میں ناجائز تجاوزات کی بھرپور بھرمار ہے جس سے ٹریفک اور صفائی کے بے انتہا مسائل ہیں جبکہ متعلقہ آفیسر اور عملہ لاکھوں روپے ماہانہ لے کر اپنے فرائض سے غفلت کر رہے ہیں؟

(ج) سیالکوٹ ماڈل ٹاؤن میں سکول و کمرشل activities ہو رہی ہیں مگر ان کی کمرشلائزیشن commercialization فیس جمع نہیں ہو رہی کس کس بلڈنگ میں کمرشل یا ایجوکیشن Activities ہو رہی ہیں کیا نقشے میونسپل کارپوریشن سے پاس شدہ ہیں تو کتنی فیس جمع ہوئی ہے ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کارپوریشن کے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سینٹری ورکرز کی کل اسامیاں 1047 ہیں جن میں سے 653 سینٹری ورکرز سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو منتقل کر دیئے ہوئے ہیں۔ اس وقت میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کے پاس 394 سینٹری ورکرز ہیں اور سینٹری ورکرز کی 151 اسامیاں خالی ہیں مزید یہ کہ 120 مستقل اور 123 عارضی (ڈیلی ویجز) سینٹری ورکرز ہیں جو کہ شعبہ سینی ٹیشن میں فرائض ادا کر رہے ہیں۔ مزید برآں ان کی تعداد بمطابق آبادی ناکافی ہے، میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ 28 یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور ہر یو سی میں ضرورت کے مطابق 4 سے 7 سینٹری ورکرز ہی بطور سیور مین فرائض ادا کر رہے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کا کوئی بھی سینٹری ورکر کسی بھی آفیسر کے گھر کام نہ کرتا ہے اور ان کو تنخواہ کی ادائیگی ان کی سینی ٹیشن ورک کے عوض کی جاتی ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کی حدود میں ٹریفک کے مسائل کے حل کے لئے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن، ٹریفک پولیس اور PICIIP کے تعاون سے منصوبہ جات پر تیزی سے کام کیا جا رہا ہے جس سے جلد ہی ٹریفک کے بڑھتے ہوئے مسائل پر قابو پایا جا سکے گا۔ مزید یہ کہ تجاوزات کے خاتمہ کے لئے محدود وسائل میں بھرپور کارروائی کرتے ہوئے پچھلے تین سال میں جرمانے کی شکل میں تقریباً ایک کروڑ سے زائد رقم میونسپل فنڈ میں جمع کروائی ہے اور ناجائز تعمیرات کی مسماری عمل میں لائی گئی ہے۔ نیز ویسٹ مینجمنٹ کے معاملات سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی دیکھ رہی ہے۔

(ج) ماڈل ٹاؤن میں علی الحق روڈ، مرادیہ روڈ اور مارکیٹ روڈ کمرشل ڈیکلیئر شدہ ہیں اور ان سڑکوں پر کسی بھی قسم کی کمرشل سرگرمیوں کی صورت میں کنورژن فیس وصول کی جاتی

ہے، بہت ساری فائلز جمع شدہ جن کی فیس ہائے بھی وصول کی جاچکی ہیں اور under process کے ڈیمانڈ نوٹس جاری کر کے کنورژن فیس وصول کی جائے گی۔ نیز کسی بھی قسم کی کمرشل سرگرمی کی اجازت بغیر وصولی کنورژن فیس / منظوری نہ دی جاتی ہے۔

ضلع لاہوراور رائیونڈ میں مویشی منڈیوں کی تعداد اور ٹیکس کی مد میں آمدن سے متعلقہ تفصیلات

***4408: جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں مویشی منڈیوں کی تعداد کتنی ہے اور کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں اب تک مویشی منڈیوں کے ٹھیکہ جات کی مد میں کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(ج) تحصیل رائیونڈ میں کتنی مویشی منڈیاں کہاں کہاں ہیں؟

(د) اب تک صرف تحصیل رائیونڈ سے مویشی منڈیوں سے ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن جمع ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ بلدیات (CMMC Lahore) کے زیر انتظام ایک مویشی منڈی ہے جس کا نام وپتا درج ذیل ہے۔

1۔ شاہ پور کانجراں مویشی منڈی واقع ملتان روڈ لاہور تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ بلدیات (CMMC Lahore) کے زیر انتظام شاہ پور کانجراں مویشی منڈی سے ٹھیکہ جات کی مد میں مالی سال 20۔2019 میں۔/Rs.47,261,799 آمدن ہوئی جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل رائیونڈ میں محکمہ بلدیات (CMMC Lahore) کے زیر انتظام صرف ایک مویشی منڈی واقع ہے جس کا نام وپتا درج ذیل ہے۔

1۔شاہ پور کانجراں مویشی منڈی واقع ملتان روڈ لاہور

(د) مالی سال 20-2019 میں شاہ پور کانجراں مویشی منڈی جو تحصیل رائیونڈ ضلع لاہور میں واقع ہے جس سے ٹیکس کی مد میں۔/Rs.2,790,364 آمدن جمع ہوئی ہے۔

مرکز اجتماع رائیونڈ میں سال 2018 تا 20-2019 میں ڈویلپمنٹ کی مد میں مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4409: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اجتماعی مرکز رائیونڈ کے نام پر 2018 تا مالی سال 20-2019 میں کتنے فنڈز ڈویلپمنٹ کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے جاری کئے ہیں؟

(ب) اجتماعی مرکز رائیونڈ میں 2018 سے اب تک کیا کیا development ہوئی ہے اور کون سا کام ابھی تک جاری ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اجتماعی مرکز رائیونڈ کے نام پر 2018 تا مالی سال 20-2019 میں MCL کی جانب سے کوئی فنڈ نہ جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) MCL کی طرف سے 2018 سے تاحال اجتماعی مرکز میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا گیا ہے۔

لاہور ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ براستہ حاجی کیمپ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*4455: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور حاجی کیمپ براستہ ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ بس سٹینڈ تک سڑک کب تعمیر کی گئی تھی اس سڑک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017اور19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیااس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اوراس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگراس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو کیا حکومت یا متعلقہ ادارہ اس سڑک کی از سر نو تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) حاجی کیمپ تا ایک موریہ پل سڑک کی لمبائی تقریباً1.05کلومیٹر اور چوڑائی80فٹ ہے۔ایک موریہ پل تا بادامی باغ بس سٹینڈ تک سڑک کی لمبائی تقریباً1.6کلومیٹر اور چوڑائی100-120فٹ ہے۔

(ب) سال18۔2017اور سال19۔2018 کے دوران مذکورہ سڑک پر MCLکی طرف سے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) سڑک کا کچھ حصہ تھانہ نولکھا تا دوموریہ پلُ تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے بقیہ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) MCL مذکورہ سڑک کے خراب حصے کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے لیکن محکمہ LDA ریلوے سٹیشن تا بادامی باغ فلائی اوور تعمیر کرنے کے منصوبے کا اعلان کر چکا ہے۔مزید تفصیلات محکمہ LDAسے طلب کی جانی مناسب ہو گا جس کی وجہ سے مرمت کا کام روک دیا گیاہے۔

لاہور سوسائٹی عامر ٹاؤن میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت، سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*4502: **ملک محمد وحید:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ہربنس پورہ لاہور کے قریب واقع رہائشی سوسائٹی عامر ویلفیئر ٹاؤن میں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور سٹریٹ لائٹس خراب ہیں، سیوریج سسٹم ناکارہ ہو چکا ہے کیا حکومت ان کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ رہائشی ٹاؤن ویلفیئر سوسائٹی میں آوارہ کتوں کی بھرمار ہے کیا حکومت ان کو تلف کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اس علاقے کے واٹر سپلائی کے ٹیوب ویل کے اوقات کار بڑھانے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) درست ہے۔ سٹریٹ لائٹس کی مرمت کا کام جاری ہے تاہم سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا نیز سیوریج سسٹم کی بحالی محکمہ HUD&PHED سے متعلقہ ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ آفیسر پبلک ہیلتھ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔

(ج) محکمہ HUD&PHED سے متعلقہ ہے۔

لاہور: نہر کنارے اور دریائے راوی کے پل پر صدقہ کے گوشت کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

***4507: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں نہر کے کنارے اور دریا راوی کے پل پر صدقہ کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کاروبار کی وجہ سے لاہور شہر میں چیلوں اور کوؤں کی بہتات ہو گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیلیں، جہازوں، انسانوں اور چھوٹی چڑیوں کے لئے نقصان دہ ہیں؟

(د) کیا حکومت اس کاروبار پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے تمام زونز کے ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کے زیر نگرانی صدقے کا گوشت بیچنے والوں کے خلاف کاروائی روزانہ کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔

تحصیل جام پور میں کمیونٹی ہال کی تعمیر، ملکیت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4659: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل جام پور میں کمیونٹی ہال کب تعمیر کیا گیا اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ کمیونٹی ہال کس کے زیر قبضہ ہے نیز یہ ورکنگ حالت میں ہے اور اس کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 میں کمیونٹی ہال کی تعمیر کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جام پور شہر میں سول کلب 15-2014 میں تعمیر ہوا تھا اور 17-2016 میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی جس کی لاگت پر مبلغ تیس لاکھ کا خرچہ ہوا۔

(ب) کمیونٹی ہال اس وقت میونسپل کمیٹی جام پور کے زیر قبضہ ہے۔ اس وقت ورکنگ حالت میں اور یہ تسلی بخش حالت میں موجود ہے۔

(ج) 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں کمیونٹی ہال جام پور کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

جام پور شہر میں سول کلب اور کمیونٹی ہال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4732: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جام پور شہر میں سول کلب کب تعمیر کیا گیا، اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ سول کلب کس کے زیر قبضہ ہے کیا یہ ورکنگ حالت میں ہے اور اس کی موجودہ حالت کیسی ہے؟

(ج) کیا 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں کمیونٹی ہال کی تعمیر کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور اس بجٹ کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس کی تعمیر و مرمت کے لئے مزید فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جام پور شہر میں سول کلب 1967 میں تعمیر ہوا تھا جس کی لاگت کا دفتر ہذا میں کسی بھی قسم کا کوئی ریکارڈ نہ ہے۔

(ب) سول کلب جام پور سول انتظامیہ / ممبران سول کلب President of Civil Club جناب اسسٹنٹ کمشنر جام پور کی زیر نگرانی میں ہے نیز سول کلب جام پور کی حالت (poor condition) ہے مرمت طلب ہے۔

(ج) 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں کمیونٹی ہال جام پور کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی تھی۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے سال 2017 سے ترقیاتی گرانٹ پنجاب بھر کے بلدیاتی اداروں کو نہ دی جا رہی ہے جس کی وجہ سے کمزور مالی حالت کی بناء پر یہ بلدیاتی ادارے ترقیاتی منصوبہ جات نہ کروا رہے ہیں۔ جونہی گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے گرانٹ موصول ہوتی ہے تو کمیونٹی ہال کے ساتھ ساتھ دیگر ترقیاتی منصوبہ جات بھی تکمیل کرادیئے جائیں گے۔

جڑانوالہ: چک نمبر 99 گ ب نہتنگ بڈالہ کے قبرستان کی عدم چار دیواری اور جناز گاہ سے متعلقہ تفصیلات

***4741: محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 99 گ ب نہتنگ بڈالہ جڑانوالہ میں قبرستان کی چار دیواری اور جناز گاہ نہ ہونے کی وجہ سے جانور قبروں کے اوپر چڑھ جاتے ہیں جس سے قبروں کی بے حرمتی ہوتی ہے؟

(ب) کیا مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ علاقے کے قبرستان کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) مذکورہ قبرستان کتنے رقبہ پر مشتمل ہے کتنی جگہ پر ہو چکی ہے اور کتنی جگہ خالی پڑی ہوئی ہے مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ قبرستان کی چار دیواری اور جناز گاہ تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) چار دیواری نہیں ہے۔ جناز گاہ موجود ہے۔

(ب) ADP مالی سال 20۔2019 میں مذکورہ سکیم شامل نہ تھی۔

(ج) قبرستان 8 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ 4 ایکڑ استعمال ہو چکا ہے۔

(د) جناز گاہ موجود ہے تحصیل کونسل جڑانوالہ چار دیواری کی تعمیر کے لئے تحرک کر رہی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں خواتین کے لئے علیٰحدہ پارک کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***4850: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈیرہ غازی خان میں خواتین کے لئے کوئی علیحدہ پارک موجود ہے یا نہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈی جی خان میں حکومتی سطح پر خواتین اور بچوں کی تفریح کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) PHAڈیرہ غازی خان2017-01-01 سے وجود میں آچکا ہے۔ لہٰذا خواتین پارک کے بارے متعلقہ محکمہ سے وضاحت لی جانا مناسب ہے۔

(ب) نہیں۔ اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں 5 بڑے اور 4 چھوٹے پارک عوام الناس کی تفریح کے لئے موجود ہیں جن کا انتظام PHA چلا رہا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں فلٹریشن پلانٹس کی تعداد اوران کی چالو حالت سے متعلقہ تفصیلات

*4951: **محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں اس وقت کتنے فلٹریشن پلانٹس ہیں اور کیا تمام فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں ہیں؟

(ب) ان پلانٹس کیmaintenanceکا کیا انتظام ہے؟

(ج) کیا حکومت مزید نئے فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس وقت ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل 35عدد فلٹریشن پلانٹس ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایم سی منڈی بہاؤالدین	12
ایم سی پھالیہ	04
ایم سی ملکوال	01
ٹی سی منڈی بہاؤالدین	06
ٹی سی پھالیہ	01

ٹی سی ملکوال 00

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ 11

کل تعداد= 35

25عدد فلٹریشن پلانٹس فنکشنل ہیں جبکہ 10(پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لگائے گئے)ڈِس فنکشنل ہیں۔

(ب) ایم سی اور ٹی سی کی طرف سے لگائے گئے پلانٹس کیmaintenanceایم سی اور ٹی سی خود کرتے ہیں جبکہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لگائے گئے پلانٹس کی maintenanceانتظام لوکل کمیونٹی کے پاس ہے۔

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے حکومت پنجاب اقدامات کر رہی ہے۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے پراجیکٹ Clean Drinking Water for All (CDWA)کے تحت ضلع بھر میں 34 فلٹریشن پلانٹس لگائے جانے ہیں۔ جس کے سرویز جاری ہیں اور مستقبل میں مکمل ہونے کے امکانات ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کی وساطت سے لوکل گورنمنٹ کے بارے میں ایک بات کرنا چاہوں گا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پاکستان سپریم کورٹ کے معزز جج صاحبان نے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019اور ترمیمی ایکٹ 2020کو آئین کے متصادم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 184(3),140A, 7,17اور آرٹیکل 32 کے متصادم قرار دیتے ہوئے منتخب حکومتیں بحال کرنی ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کیونکہ ماشاءاللہ ہمارے لاء منسٹر صاحب بہت سمجھدار ہیں اور بعض اوقات ہمیں کچھ ایسے الفاظ سے بھی نوازتے ہیں لیکن میں ایسے الفاظ کو استعمال کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اب سپریم کورٹ آف پاکستان نے جب ان کو بحال کر دیا ہے جو کہ ساڑھے بارہ کروڑ عوام کے نمائندے ہیں جن کی تعداد 58 ہزار ہے لہٰذا مہربانی فرمائیں ان کو

بحال کریں اور ایسا نہ ہو کہ وہ آئیں اور آپ ان کو بھگا دیں کہ آپ تالے نہیں کھول سکتے۔ مجھے جو اطلاع ملی ہے وہ میں نے آپ کو گزارش کر دی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم میں تعمیل نہ کرنے سے لاء منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم کو پرہیز کرنا چاہئے لہذا ان کو بحال کر دیا جائے تاکہ وہ اپنا کام شروع کریں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے 36 اضلاع ہیں اور 8 کے قریب metropolitan corporations and other corporations ہیں اور وہ عوامی نمائندے ہیں ان کو ہم نے کام کرنے سے روک دیا ہے۔ اب سپریم کورٹ آف پاکستان نے کہا ہے جس طرح آپ نے ان کو نکالا ہے یہ آئین سے متصادم ہے لہذا مہربانی فرما کر ان کو بحال کریں کیونکہ ان کی بحالی ہو چکی ہے۔ وگرنہ ایسا نہ ہو کہ contempt of court میں نہ الجھے رہیں تو ہمیں پھر اس چیز کی تکلیف ہو گی لہذا مہربانی کرکے ان کو بحال کرکے اپنے دفتروں میں کام کرنے دیں۔ دیہاتوں میں لوکل گورنمنٹ بنیادی کام کروا سکتے ہیں لہذا مہربانی فرمائیں ان کی بحالی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رانا صاحب نے بہت ہی اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس حوالے سے گورنمنٹ کا مؤقف بھی آنا چاہئے۔ میں صرف اس تناظر میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ ایک ایسے واقعہ کی طرف دلاؤں گا جس کا وہ خود حصہ رہے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کو یاد ہو گا کہ 1993 کو غلام اسحٰق خان جو کہ اس وقت صدر پاکستان تھے اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب تھے تو غلام اسحٰق خان نے اسمبلیوں کو تحلیل کیا تھا اور میاں نواز شریف صاحب اس کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے تھے۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ جب اسحٰق خان نے اسمبلیوں کو تحلیل کیا اور حکومت کو ختم کیا تھا وہ غالباً مئی 1993 تھا۔ مجھے یاد ہے کہ سپریم کورٹ نے کچھ گھنٹوں کے بعد ہی پھر اس کو restore کیا تھا۔ میں لاء منسٹر صاحب کو اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ اس پارٹی کا حصہ تھے جس کو 1993 میں میاں نواز شریف صاحب lead کر رہے تھے ان کو بھی یاد ہو گا کہ ملک کا وزیر اعظم جس کو dismiss کیا گیا تھا اور اسمبلیاں تحلیل کی گئی تھیں تو فوراً

چند ہی گھنٹوں میں نا صرف ایوان بحال ہوئے بلکہ پرائم منسٹر صاحب دوبارہ اپنی سیٹ پر بیٹھے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کے بعد اس ملک میں جو کھیل کھیلا جاتا ہے اور اس وقت کے سیاسی منظر نامہ کی وجہ سے انہوں نے resign کیا لیکن میں focus کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں یہ روایت رہی ہے کہ ملک کے وزیر اعظم کو بھی اگر ایوانِ صدر میں بیٹھا شخص dismiss کرتا تھا تو سپریم کورٹ کے احکامات کی پابندی کی جاتی تھی۔ یہ local bodies کے نمائندے ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ اس فیصلے کو آئے تقریباً دو ماہ ہو گئے ہیں۔ جس طرح رانا صاحب نے کہا کہ پنجاب کے 58 ہزار نمائندوں کی جو جمہوری ڈیوٹی تھی وہ ادا کر رہے تھے۔ اب detailed judgment بھی آ گئی ہے اور مجھے 1993 اس لئے یاد آ گیا کہ موجودہ حکومت پتا نہیں کون سا اعزاز لینے جا رہی ہے کہ سپریم کورٹ کے احکامات پر وزیر اعظم تو بحال ہو سکتا ہے لیکن ایک کونسلر بحال نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے اس حکومت کا وژن، سوچ اور عمل جس حوالے سے یہ بلدیاتی issue کو take up کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ بلدیاتی انتخابات میں دیر تو ہو گئی ہے لیکن انہوں نے جب بلدیاتی اداروں کو ختم کیا تھا تب پرانے ہاؤس کے اندر راجہ صاحب نے ایک وعدہ کیا تھا جو مجھے ابھی بھی یاد ہے لہٰذا یہ اپنا وعدہ یاد کر لیں کیونکہ انہوں نے میرے خیال میں 2018 یا 2019 میں یہ وعدہ کیا تھا کہ ایک سال کے اندر اندر یہ ادارے دوبارہ منتخب ہو کر functional ہوں گے۔ راجہ صاحب اپنی تقریر خود ہی نکلوا لیں کیونکہ اس بات کو تین سال ہو گئے ہیں جبکہ پنجاب بغیر بلدیاتی اداروں کے چل رہا ہے۔ اس میں قانونی پیچیدگیوں کا شکار کر کے اپنے من پسند بیوروکریٹ افسران کے ذریعے پنجاب کے local bodies funds کا استعمال ہو رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے جو کہا تھا کم از کم اُس پر ہی عمل کر لیں۔ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ آپ ماضی کی طرف چلے جاتے ہیں، آپ ماضی کی طرف بالکل جائیں لیکن اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر آپ جو commitment کرتے ہیں اُس کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کروں میری خوش بختی ہے کہ respected ہیلتھ منسٹر صاحبہ یہاں پر تشریف فرماہیں۔

ایِنی وِتھ نہ پایئے کہ کل نوں رَل کے بہہ نہ سکیئے
اِک دوجے نوں اپنے دِل دی گل وی کہہ نہ سکیئے
ساڈا جھگڑا خواب کسے دا کر نہ دیوے پورا
ایہہ نہ ہووے ایس دھرتی تے دووِیں رہ نہ سکیئے

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے respected ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی توجہ دلاناچاہتا ہوں کہ بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور 1876 میں ایک ڈسپنسری تھی اور آپریشن تھیٹر بھی تھا۔ نواب بہاول متحدہ ریاست بہاولپور کے چوتھے نواب تھے اور Queen Victoria کے ساتھ consultation کے بعد 1906 میں اُس کا نام بہاول وکٹوریہ ہسپتال رکھا گیا۔ یہ اب Tertiary Care Hospital ہے جو 2200 بیڈز پر مشتمل ہے۔ اِن کو نام بدلنے کا بڑا شوق ہے کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اس سے تبدیلی آتی ہے لیکن ایسا بالکل نہیں ہے۔ مجھے معزز نواب سر صادق محمد خان عباسی ہسپتال کے نام پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اعتراض اس بات پر ہے کہ اس طرح شناخت ختم نہیں کرنی چاہئے۔ آپ بے شک نواب صاحب کے نام پر کوئی نیا ہسپتال بنالیں۔ انہوں نے مال روڈ کا نام جناح روڈ رکھا لیکن آج بھی لوگ مال روڈ ہی کہتے ہیں۔ اسی طرح مردِ مومن مردِ حق جو تھا اُس نے شاہ فیصل سے پیسے لے کر لائل پور کا نام فیصل آباد رکھا لیکن آج بھی زیادہ تر لوگ لائل پور ہی کہتے ہیں۔ انہوں نے جو نوٹیفکیشن کر دیا ہے اس حوالے سے یہ مہربانی فرمائیں۔ 6 جولائی کو نواب بہاول اور ملکہ وکٹوریہ کی باہمی consultation سے یہ ہسپتال بنا تھا اور اب جولائی 2021 میں اس کا نام change کر دیا ہے۔ نام بدلنے سے آپ کی گورنمنٹ یا ڈیپارٹمنٹ کی کوئی نیک نامی نہیں ہوگی لہٰذا میری ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے humble submission ہوگی کہ مہربانی فرما کر اُن کے نام پر جو کچھ مرضی بنالیں لیکن اس کا نام بہاول وکٹوریہ ہسپتال ہی رہنے دیں۔ اگر آپ یہ نہیں کریں گی تو ہم کوئی نہ کوئی راست قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے، ہم احتجاج بھی کریں گے اور پنجاب بھی block کریں گے۔ اس میں نہ صرف minorities بلکہ پنجاب کے دوسرے

moderate لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں لہٰذا مہربانی کر کے اس نام کو ہی رہنے دیں۔ آپ کی وساطت سے میں معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو یہ نوٹیفکیشن دے رہا ہوں اس لئے وہ مہربانی فرمائیں اور وہی نام رہنے دیں۔ بہت شکریہ

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب زیرو آر نوٹس take up کرتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان کا زیرو آر نوٹس نمبر 499 ہے اور اس پر وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے respond کرنا تھا لیکن متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ محکمہ مال سے متعلق زیرو آر نوٹس نمبر 510 ہے جو آغا علی حیدر نے move کیا تھا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں پڑھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے یہ پڑھا ہوا ہے اور منسٹر صاحب نے اس پر respond کرنا ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز (جناب خیال احمد): جناب سپیکر! میری فاضل ممبر سے بات ہو گئی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کو Monday or Tuesday تک final بتا دیں گے۔ آپ اس Zero Hour کو pending فرما دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں محترم خیال صاحب کا بہت شکر گزار ہوں کیونکہ انہوں نے میری بات پوری توجہ سے سُنی ہے۔ وہ بہترین منسٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر بہت شکریہ۔ آغا علی حیدر کے زیرو آر نوٹس نمبر 510 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 514 محترمہ شعوانہ بشیر کا ہے۔ اس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس کے خاتمہ کا مطالبہ (---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے زیر انتظام ہسپتالوں میں پارکنگ کا ٹھیکہ باقاعدہ شفاف ٹینڈر کے ذریعے ایک سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ پارکنگ فیس لاہور پارکنگ کمپنی کے منظورہ شُدہ rates کے مطابق ہے۔ ٹھیکیدار ان منظور شُدہ rates کے مطابق ہی پارکنگ فیس وصول کرتے ہیں اور اس کے بدلے میں ہسپتال میں پارکنگ کے معاملات احسن طریقے سے سرانجام دیتے ہیں تاکہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کو کسی رکاوٹ یا تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے علاوہ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کے لواحقین کی گاڑیوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ متعلقہ ہسپتال کی انتظامیہ اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ٹھیکیدار مجوزہ فیس سے زیادہ وصول نہ کرے۔ اس کے علاوہ محکمہ بھی overcharging کی شکایت پر فوری طور پر کارروائی کرتا ہے اور بے ضابطگی ثابت ہونے پر محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ قواعد کے مطابق نوٹس دیا جاتا ہے، جرمانہ کیا جاتا ہے اور ٹھیکہ بھی منسوخ کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ جب گزشتہ ادوار میں free parking کی گئی تھی تو ہسپتال کے قریب دُکاندار اپنی گاڑیاں ہسپتال میں پارک کر کے چلے جاتے تھے جس سے ہسپتال میں آنے والے مریضوں اور ان کے لواحقین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ تاہم پارکنگ کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لئے Metered Parking کا نظام متعارف کروایا جا رہا ہے اور اس کے لئے سال 2021-2022 کے ترقیاتی بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جب Metered Parking شروع ہو جائے گی تو اس حوالے سے تمام شکایات دُور ہو جائیں گی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 515 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس کا وزیر محنت و انسانی وسائل نے جواب دینا ہے۔

وزیر کالونیز (جناب خیال احمد): جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس زیرو آر نوٹس کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ ساجدہ بیگم کے زیرو آر نوٹس نمبر 515 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 516 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ یہ پیش ہو چکا ہے اور اس کا جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے دینا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

خانیوال میں SHO و دیگر اہلکاروں کو نوکری کا جھانسہ دیکر خاتون سے 5 لاکھ نقدی اور بداخلاقی پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ نے جس مسئلے کی طرف اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور میں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس بابت اپنا concern show کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونما ہوا ہے لیکن اس کے اصل واقعات تھوڑے سے مختلف ہیں۔ بہرحال یہ واقعہ رُونما ہوا ہے، اس کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اس کی تفتیش جاری ہے۔ اس مقدمہ کی جو preliminary تفتیش ہوئی تھی اس سے سینئر افسران مطمئن ہیں اور نہ ہی میں مطمئن ہوں۔ اب ہم نے مقدمہ کی تفتیش R.I.P کو transfer کی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ چند دنوں میں یہ تفتیش مکمل ہو جائے گی۔ اس مقدمہ میں کچھ ملزمان گرفتار بھی ہیں لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اس میں مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ ہم R.I.P سے اس کی تفتیش کروا رہے ہیں اور تفتیش کے نتیجے میں جو بھی ملزمان قصوروار ہوں گے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ بہرحال مقدمہ درج ہو چکا ہے اور کچھ ملزمان اس میں گرفتار بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 527 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ یہ زیرو آر پڑھا جا چکا ہے اور اس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ کارڈیالوجی ملتان میں نصب
تحلیلیم مشین کی مرمت کا مطالبہ (---جاری)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں جو Gama Camera نصب کیا گیا ہے اس کے مختصر حقائق مندرجہ ذیل ہیں:-

چودھری پرویز الٰہیٰ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں Gama Camera مورخہ 23-06-2009 کو بذریعہ Purchase Order No.M.S/11678-83 کے تحت Digionics Limited Lahore سے تمام قانونی ضوابط پورے کرتے ہوئے خریدا گیا تھا۔ مورخہ 1-8-2009 کو Gama Camera install کیا گیا تھا۔ معاہدہ کے مطابق کمپنی نے دس سال کی گارنٹی دی تھی اور اس میں پانچ سال کی مکمل گارنٹی شامل تھی جو کہ مورخہ 10-07-2014 کو ختم ہو گئی۔ اس کے بعد مشین کی service and maintenance کے لئے M/S Digionics Limited Lahore کے ساتھ سالانہ مرمتی معاہدہ کیا گیا۔ مشین کے آخری سال کا contract مورخہ 1-2-2020 سے لے کر 30-3-2021 تک کا کیا گیا تھا۔ سال 2019 میں M/S Digionics Limited Lahore کی طرف سے ہسپتال انتظامیہ کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ اس ماڈل کا Gama Camera پُرانا اور متروک ہو چکا ہے۔ ملکیتی آئٹم ہونے کی وجہ سے کمپنی کو کارخانہ دار سے پُرزے حاصل کرنے میں دُشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مورخہ 19۔ جنوری 2021 کو مرکزی motherboard میں خرابی پیش آگئی اور مطلوبہ پُرزہ جات کی عدم دستیابی کی وجہ سے مشین غیر فعال ہو گئی۔ ٹھیکیدار نے مطلوبہ پُرزہ جات کا بندوبست کیا اور مشین 25 جون 2021 کو مکمل طور پر فعال ہو چکی ہے۔ تاہم اس مسئلہ کی سنجیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے چودھری پرویز الٰہیٰ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کی انتظامیہ نے کارڈیالوجی کی توسیعی سکیم میں نئے Gama Camera مشین کی خریداری کو P.C-I میں شامل کیا ہے جس کے لئے اس سال کے بجٹ میں funds مختص کر دیئے گئے ہیں اور اس کے لئے جلد ہی ٹینڈر بھی جاری کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا زیرو آر نوٹس نمبر 527 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 540 میاں مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

حلقہ پی پی-74 موضع ہُجن میں نامعلوم ٹیلی فون کالز پر بھتہ کی وصولی

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع سرگودھا حلقہ پی پی۔74 میں مختلف لوگوں کو نامعلوم ٹیلی فون نمبرز سے کالز آتی ہیں کہ آپ اتنے پیسے بطور بھتہ ادا کریں ورنہ آپ کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کال کرنے والے کا نمائندہ پہنچ جاتا ہے اور پیسے وصول کرتا ہے اگر پیسے نہ دیئے جائیں تو قتل کر دیا جاتا ہے۔ ابھی تک بھتہ کی وصولی سے انکار پر کئی لوگ قتل اور زخمی ہو چکے ہیں۔ کئی ایک دُکانیں بھی جلا کر راکھ کر دی گئی ہیں۔ اس طرف انتظامیہ نے آج تک کوئی توجہ نہیں دی لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر! اس زیرو آر میں ایک misprinting ہو گئی ہے کہ جس موضع میں یہ وارداتیں ہو رہی ہیں اس کا نام "موضع ہُجن" ہے لہٰذا اس کی تصحیح کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مناظر حسین رانجھا! کیا آپ اس بابت مزید بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں بات کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! امن وامان کے حوالے سے صوبہ میں جو صورتحال ہے وہ سب کے علم میں ہے۔ میں اس پر مزید بحث نہیں کرنی چاہتا کیونکہ میں نے ایک specific and relevant question raise کیا ہے۔ میں نے اپنے زیرو آر کے نوٹس میں جس حوالے سے بات کی ہے یہ مسئلہ تقریباً پچھلے ڈیڑھ یا دو سالوں سے چل رہا ہے۔ وہاں کے کاروباری لوگوں

اور موضع ہُجن کے رہائشیوں کو مختلف لوگوں کی طرف سے بھتہ وصولی کی کالز آتی ہیں۔ ان کالز کو trace نہیں کیا جاتا۔ ان کالز میں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ فلاں بندے کی قبر پر اتنے پیسے رکھ دیں اور اگر آپ پیسے نہیں رکھیں گے تو ہم آپ کا کاروبار ختم کر دیں گے اور آپ کے بندوں کو قتل کر دیں گے۔ بھتہ نہ دینے والے کئی لوگ قتل بھی ہو چکے ہیں اور فائرنگ کر کے بہت سے لوگوں کو زخمی بھی کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک دو دُکانداروں کی دُکانوں کو آگ بھی لگا دی گئی ہے۔ اب حکومت کی طرف سے وہاں پر ایک پولیس چوکی قائم کی گئی ہے لیکن میں نیک نیتی اور ایمانداری سے کہوں گا کہ اس پولیس چوکی کا کوئی مؤثر کردار نہیں رہا۔ اب چند روز سے ایک نیا جو پولیس چوکی انچارج آیا ہے اس نے کافی محنت کی ہے تو اب کوئی ایک ہفتے سے اس حوالے سے کسی نئی call کی اطلاع نہیں ملی۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ لوگ اُس گاؤں سے نقل مکانی کر کے ساتھ والے گاؤں یا قریبی شہروں میں اپنا کاروبار اور اپنی رہائش shift کر رہے ہیں یعنی وہ لوگ انتہائی مایوسی، اضطراب اور پریشانی کے عالم میں ہیں تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ مہربانی فرما کر اس مسئلے کا کوئی حل ڈھونڈیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون و پارلیمانی امور سے بھی درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیں۔ اس حوالے سے میری چند ایک گزارشات ہیں جو آپ کی وساطت سے میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی خدمت میں گوش گزار کروں گا کہ اس علاقہ میں جو چوکی قائم کی گئی ہے اُس میں سٹاف کی بہت کمی ہے لہٰذا اسٹاف پورا کیا جائے تاکہ وہ لوگ ایسے شرپسند عناصر کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کر سکیں۔ پولیس کے دن رات کے گشت میں اضافہ کیا جائے تاکہ اس قسم کی وارداتیں کرنے والے لوگوں کا محاسبہ کیا جا سکے۔ سب سے اہم کام جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے گمنام ٹیلی فون کالز کو trace کرنا ہے۔ پچھلے ڈیڑھ دو سالوں میں ایک ملزم بھی نہیں پکڑا گیا، اُن کالز کو trace کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی سہولت کار کو پکڑا گیا ہے تو میری یہ استدعا ہو گی کہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے گمنام ٹیلی فون کالز کو trace کیا جائے اس کے لئے اگر کسی ایجنسی کی خدمات کی ضرورت پڑے تو اُس کی خدمات بھی لی جائیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! محترمہ وزیر صحت صاحبہ ایوان سے باہر جا رہی ہیں وہ ہمیں تو کچھ بتا کر جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ اِدھر ہی ہیں کہیں نہیں جا رہیں۔ جی، میاں مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جب تک ٹیلی فون کالز کو trace نہیں کیا جائے گا تب تک اصل ملزموں اور اُن کے سہولت کاروں تک پولیس نہیں پہنچ سکتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری پولیس نے جوہر ٹاؤن، لاہور میں ہونے والے حالیہ بم دھماکے میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔ میری استدعا ہو گی کہ اسی طریقے سے پولیس پوری محنت، جانفشانی، توجہ اور آہنی ہاتھوں سے ان ملزموں سے نپٹے تاکہ میرے علاقے کے ہزاروں لوگ سُکھ کا سانس لے سکیں۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! یہ مسئلہ صرف سرگودھا کا نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سارے علاقوں میں اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں تو آپ اس پر respond کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا concern بالکل درست ہے اُس پر بھی انشاءاللہ تعالیٰ توجہ دیں گے۔ یہ ایک specific issue تھا جس کی طرف معزز رُکن نے اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی تھی۔ سب سے پہلے تو میں معزز رُکن سے تھوڑا سا اختلاف کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اُن کا یہ فرمانا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں کچھ نہیں کر رہی یہ بات مناسب نہیں ہے۔ اُس علاقے میں اس قسم کے واقعات کے حوالے سے اب تک 38 FIR's درج ہو چکی ہیں جن کی تفصیل میں آپ کے توسط سے معزز رُکن کو ابھی دے دوں گا۔ میں اس میں تھوڑا سا یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ کچھ لوگ ضمانت پر ہیں، کچھ اشتہاری ہیں، کچھ مفرور ہیں اور کچھ بیرون ملک جا چکے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، back seats پر بیٹھے ہوئے ممبر صاحبان نے اگر آپس میں باتیں کرنی ہیں تو lobby میں تشریف لے جائیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ معزز رُکن کے بقول جو واقعات ہوئے ہیں ان کا mastermind اس وقت اس ملک میں نہیں ہے کیونکہ اُس کی جو last call trace ہوئی ہے وہ بیرون ملک سے تھی اور میں یہاں پر

اُس ملک کا نام اس لئے نہیں لینا چاہتا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ملزمان کے خلاف باقاعدہ کارروائی کر رہے ہیں۔ جو مرکزی ملزم ملک سے باہر جا چکا ہے وہ 21 FIR's میں نامزد ملزم ہے تو اُس کی property کی بھی attachment ہو چکی ہے اور اس کے علاوہ federal government کے تعاون سے ہم نے اُس ملزم کے Red Warrant بھی 07-08-2020 کو جاری کرا دیئے ہیں اور اُس کی واپسی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ میاں مناظر حسین رانجھا صاحب فرما رہے تھے کہ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے اُن ملزمان کو trace کرنے کی کوشش کی جائے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنے verification alert system میں اندراج کرا دیا ہے۔ اُس کا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بھی block کرا دیا ہے۔ ہماری ٹیمیں اس پر پوری طرح کام کر رہی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان واقعات میں ابھی تھوڑی سی کمی آئی ہے اور معزز رُکن نے خود فرمایا کہ وہاں پر چوکی قائم ہونے کے بعد ایسے جرائم کی کالز میں کمی واقع ہوئی ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں معزز رُکن کے ساتھ ساری معلومات share بھی کر لوں گا اور اگر اُن کے پاس مزید کوئی معلومات ہیں تو ہم اُن سے بھی استفادہ کریں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک آپ نے فرمایا کہ باقی صوبے میں بھی اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی اسی سطح کی کارروائی کی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Responded... disposed of یہ back seats پر جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اُن کی ساری باتیں یہاں تک سُنائی دے رہی ہیں۔ آپ kindly lobby میں تشریف لے جائیں۔ آپ سکول میں نہیں بیٹھے ہوئے، پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 541 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے! جی، محترمہ!

لاہور میں مضر صحت اور ناقص پانی سے برف کی کھلے عام تیاری

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور میں پابندی کے باوجود مضر صحت اور ناقص پانی سے برف کی کھلے عام تیاری کی جا رہی ہے اور انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ لاہور اور گردونواح میں واقع برف کے کارخانوں میں آلودہ پانی سے برف تیار کی جاتی ہے۔ انتظامیہ کو واضح ہدایات ہیں کہ کارخانوں میں فلٹر شدہ پانی سے برف تیار ہونی چاہئے جبکہ ضلع بھر میں ایک بھی کارخانہ ایسا نہیں جس میں فلٹریشن پلانٹ نصب ہو۔ ان کارخانوں میں برف کی تیاری میں استعمال ہونے والا پانی کسی سرکاری لیبارٹری سے پاس شُدہ نہیں ہے۔ ان کارخانوں میں زنگ آلود آلات و مشینری کا استعمال کیا جارہا ہے۔ کارخانوں میں کام کرنے والے ملازمین کے health certificates بھی موجود نہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر Zero Hour میں بولنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب! آپ اس پر respond کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ کا concern بالکل درست ہے لیکن یہ کہنا کہ انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے یہ موقف درست نہیں ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عوام الناس تک صاف پانی کی برف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اور حفظانِ صحت کے مقرر کردہ معیار کے منافی برف بنانے والے عناصر کے خلاف اپنا گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔ اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور نے رواں سال 310 بار برف بنانے والے کارخانوں کا معائنہ کیا اور بعد از معائنہ 53 کارخانوں کو اصلاحی نوٹس دیئے جبکہ 67 کارخانوں کو حفظانِ صحت کے بنیادی SOP’s پر عمل درآمد نہ کرنے کی بنا پر 8 لاکھ 70 ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ مزید بر آں فلٹر شدہ پانی استعمال نہ کرنے پر 15 کارخانوں کو emergency probation orders بھی

جاری کئے گئے۔ میں آپ کے توسط سے محترمہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ حکومت کے لئے بھی یا انتظامیہ کے لئے بھی یہ بات تھوڑی سی ناممکن ہوتی ہے کہ 100 فیصد کارخانوں کا جا کر معائنہ کیا جائے لیکن میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا Toll Free Number 080080500 ہے اگر کسی جگہ محترمہ یا کسی بھی معزز رُکن کے نوٹس میں آتا ہے کہ غیر معیاری پانی سے برف بنائی جارہی ہے تو اس Toll Free Number پر شکایت کریں ہم اُن کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ہم ان بے قاعدگیوں پر کارروائی کر بھی رہے ہیں لیکن اس کو مؤثر بنانے کے لئے تمام معزز اراکین کا تعاون درکار ہو گا اور تمام حضرات سے میری استدعا ہے کہ اس Toll Free Number پر شکایت دیں انشاءاللہ تعالیٰ اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب آچکا ہے، disposed of۔ محترمہ وزیر صحت صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے ابھی نہیں پتا یہ کس ہسپتال کے بارے میں پوچھ رہی ہیں میرے پاس اس کی details ابھی موجود نہیں ہیں میں انشاءاللہ جلد انہیں اس کا تحریری جواب دے دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! آپ پیر کو اس کا جواب دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انشاءاللہ ہم پیر کو ہی اس کا جواب دے دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

پوائنٹ آف آرڈر

سابق ایم پی اے شاہان ملک کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ:

ظلم رہے اور امن بھی ہو
کیا یہ ممکن ہے تم ہی کہو

جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور میں آپ کی اور حکومت کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملہ پر دلوانا چاہوں گا کہ ایک دو روز قبل اٹک میں ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ پیش آیا ہے جس میں شاہان ملک جو کہ 2008 سے 2013 تک ہمارے ایم پی اے بھی رہے ہیں، ایک انتہائی شریف آدمی تھے، ایک سیاسی کارکن تھے اور ایک سیاسی گھرانے سے ان کا تعلق تھا ان کے والد ملک حاکمین صاحب بھی اس ہاؤس کے ممبر رہے، صوبائی وزیر بھی رہے اور سینیٹر بھی رہے اور وہ ایک جنازہ میں شرکت کے لئے گئے اور ان کا وہاں قتل کر دیا گیا یہ قابل مذمت واقعہ ہے۔ زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب کسی کا وقت آجائے تو کوئی بھی اس کو بچا نہیں سکتا اور مجھے حکومت سے بھی کوئی گلہ یا شکوہ نہیں ہے کہ ایک سابق ایم پی اے قتل ہو گیا لیکن یہ ہم حکومت سے ہی توقع رکھتے ہیں کہ اس قسم کے جو سیاسی قتل ہوتے ہیں ان کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ آج ان کا سراغ ملتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے منطقی انجام کو پہنچتے ہیں اور جیسے جیسے وقت گزرتا ہے وہ لوگوں کو بھول بھی جاتے ہیں۔ جبکہ دوسری communities جیسے service provide کرنے والے ادارے ہیں جس میں پولیس ہے، افواج پاکستان ہیں اور باقی جتنے بھی ادارے ہیں لیکن خاص طور پر افواج پاکستان کی بات کروں گا کیونکہ شہداء کی تعداد سب سے زیادہ ان کی ہے یا پولیس کی ہے اور میرا خیال ہے شاید ہمارے اس سیاسی خاندان میں بھی خواہ وہ حکومتی طرف کے ہوں یا اپوزیشن کی طرف کے یہاں پر بھی شہداء کی تعداد کوئی کم نہیں ہے لیکن دُکھ صرف اس چیز کا ہے کہ ہم یہاں پر فاتحہ خوانی کرتے ہیں، ان کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم انہیں بھول جاتے ہیں۔ کاش کہ ہم کسی کیس کو تو test case بنا لیتے، کسی کیس پر تو ہم ایسے measures لیتے کہ دوبارہ ایسا کام کرنے سے پہلے لوگوں کو سوچنا پڑتا۔

جناب سپیکر! جب شہداء کا ذکر ہو رہا ہے تو میں یہاں محترمہ بینظیر بھٹو شہید کا ذکر ضرور کروں گا وہ امت مسلمہ کے لئے ایک ایسی شخصیت تھیں کہ ان کی شہادت صرف اور صرف پاکستان یا پیپلز پارٹی کا ہی نقصان نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ کا اور پوری دنیا کا نقصان ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کے قاتل بھی کیفر کردار کو نہ پہنچ سکے اور انتہائی شرم کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ہی کچھ ساتھیوں نے ان کے قاتلوں کو ملک سے بھگانے میں مدد فراہم کی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر لیاقت علی خان کا ذکر بھی ضرور کروں گا ایک شریف آدمی اور پاکستان کا وزیر اعظم جس کو جلسے میں قتل کیا جاتا ہے۔ لیاقت علی خان صاحب کا قتل ہوتا ہے تو کیا پستول چلانے والا ہاتھ وہ آخری ہاتھ ہوتا ہے پھر اس کو بھی مار دیا جاتا ہے اور آج تک اس کا بھی کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ اسی طرح بھٹو شہید کے قاتل، اس پر بھی آج تک کوئی پکڑا گیا اور نہ ہی کسی کو آج تک سزا ملی ہے۔ میری آج حکومت سے گزارش ہے کہ وہ تو بین الاقوامی سازشیں تھیں جس میں اتنے بڑے رہنما مارے گئے، قتل کر دیئے گئے اور ان کا کچھ نہ بن سکا لیکن یہ تو ایک ایم پی اے تھا، ایک سیاسی کارکن تھا، grass roots level کا ایک ورکر تھا یہ وہ شخص تھا جو صبح اپنے ڈیرے پر بیٹھتا تھا اور لوگوں کے ساتھ تھانہ کچہری جاتا تھا، لوگوں کے مسائل حل کرتا تھا، ہسپتال میں جاتا تھا، کسی کی فاتحہ میں جاتا تھا، کسی کی خوشی میں جاتا تھا اور اس کے پاس کوئی protocol نہیں تھا۔ اس کے قاتل کوئی بین الاقوامی تو نہیں ہیں اس کی فیملی میں سے ہوں گے اس کے علاقے میں سے ہوں گے میں کہتا ہوں کہ ایک جنازہ میں اس کو مارا گیا ہے وہاں پر دہشت بھی پھیلی ہوگی وہاں پر فائرنگ بھی ہوئی ہے اس case کو speedy trial کر کے اس کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ جتنے بھی عوامی لوگ ہیں وہ آسانی سے اپنے حلقوں میں جا سکیں اور وہ لوگوں سے رابطہ رکھ سکیں۔ اگر اسی طریقے سے لوگوں کو ان کے پولیٹیکل ورکرز سے دور کیا جاتا رہا تو میرا نہیں خیال کہ ہمارے اس معاشرے میں جہاں پر بغیر سفارش کے دوائی نہیں ملتی ان لوگوں کے مسائل حل ہو سکیں گے۔ میں شاہان ملک صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہوں۔ میں حکومت سے اور لاء منسٹر صاحب سے التماس کرتا ہوں کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ)**:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ شاہ صاحب نے بڑے دکھ کے ساتھ ایک تو شاہان ملک صاحب کی بات کی اور اس کے علاوہ تاریخی لحاظ سے بھی تھوڑا سا پیچھے چلے گئے اور اس پر بھی دکھ کا اظہار کیا۔ سب سے پہلے تو میں شاہان ملک کے حوالے سے آگاہ کروں گا کہ ابھی تفتیش ہو رہی ہے اس لئے

میں reportedly یہ بات کروں گا کہ ان کو ان کے بھائی کے بیٹے نے قتل کیا ہے اور اس پر ہم تفتیش بھی کر رہے ہیں اور میں صرف اس مرحلے پر اتنا ہی کہنا چاہوں گا کہ ایک سو ایک فیصد I am confident کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم ملزم کو جلد گرفتار کر لیں گے اور ان کا چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیجا جائے گا اور قانون کے مطابق ان کو سزا بھی دی جائے گی۔ ہمارے پاس گرفتاریوں کے رولز بھی ہیں میں یہاں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن assurance دے رہا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! یہاں شاہ صاحب نے محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی بات کی اور حکومت کو کہا کہ حکومت ان کے قاتلوں کو نہیں پکڑ سکتی تو میں یہاں بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ کی شخصیت ایسی تھی کہ ان کی قابلیت، اہلیت اور قائدانہ صلاحیتوں سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ ان کی شہادت کو قومی المیہ قرار دیا گیا اور میں آج بھی سمجھتا ہوں کہ وہ قومی المیہ تھا کہ اس طرح کی شخصیت قتل ہو جائے لیکن اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ان کی شہادت کے بعد پانچ سال ان کی اپنی پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت رہی اگر ان پانچ سالوں میں ان کی اپنی حکومت جس میں شاہ صاحب بھی شامل تھے اور بہت سے لوگ بھی شامل تھے اس لئے ان کی اپنی حکومت کی کارکردگی پر بھی بہت بڑا سوالیہ نشان آتا ہے کہ وہ ان قاتلوں کو کیوں گرفتار نہیں کر سکے یا تو یہ مجبور تھے، مجبور ہیں اور مجبور رہیں گے۔ ان پر سوالیہ نشان تو ہے۔ اگر میرا کوئی عزیز قتل ہو جاتا ہے اور میرے پاس اختیار ہوتا ہے اور میں اپنے اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اصل ملزمان کو تلاش نہیں کر سکتا تو پھر میری نیت ٹھیک نہیں ہے یا مجھ میں کوئی کوتاہی یا نااہلیت ہے تو اسی قسم کے سوالات اُٹھتے ہیں۔ ان کی پانچ سال اپنی حکومت رہی اور ان کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی اور صورتحال یہی رہی۔ یہ آج تک نعرے لگا رہے ہیں کہ "بی بی ہم شرمندہ ہیں کہ تیرے قاتل زندہ ہیں" ہم بھی اس میں شرمندہ ہیں کہ وہ قاتل گرفتار نہیں ہوئے لیکن آپ کی اور آپ کی جماعت کی بھی اس میں کوئی ذمہ داری بنتی تھی لیکن آپ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے اور آٹھ سال تک یہ معاملہ لٹکا رہا۔ آج اگر پاکستان تحریک انصاف سے پچھلے تین سال کا پوچھا جائے کہ آپ نے محترمہ کے قاتلوں کو کیوں گرفتار نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر مناسب نہیں ہو گا۔ میں پھر ایک دفعہ اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ جتنا افسوس پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک عام

کارکن کو ہے، دوسری سیاسی پارٹیوں کے کارکنان کو ہے، تمام سیاسی لوگوں کو بھی اس شہادت کا افسوس ہے اور افسوس رہے گا۔ آپ آئیں اور مل کر اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ اصل محرکات تک پہنچا جائے۔ آپ بھی اس پر تگ و دو کیجئے اور جو حکومت کے ذمہ ہو گا حکومت اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرے گی۔ بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ۔۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ لاء منسٹر صاحب نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ محترمہ رخسانہ کوثر کی تحریک استحقاق ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

لاہور تھانہ قلعہ گجر سنگھ پولیس کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے گھر میں زبردستی داخل ہونا

محترمہ رخسانہ کوثر: الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 9 جون 2021 کو بوقت تقریباً صبح 7:00 بجے میرے گھر واقع 17 کوپر روڈ لاہور میں تھانہ قلعہ گجر سنگھ کے پولیس افسران و اہلکاران نے گھر میں زبردستی داخل ہو کر میرے بیٹے کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، میں نے اصرار کیا کہ میرے بیٹے کا جرم بتائیں مگر وہ لوگ بضد تھے کہ ہم نے آپ کے بیٹے کو اپنے ساتھ گرفتار کر کے لے جانا ہے۔ میں نے پوچھا گرفتار کرنے کی وجہ بتائیں مگر وہ اہلکار وجہ بتانے سے انکاری تھے۔ میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں پنجاب اسمبلی کی ممبر ہوں کوئی بھی معاملہ ہے تو آپ مجھے بتائیں مگر انہوں نے میری کوئی بات نہ سنی اور میرے ساتھ نہایت ہی تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا۔ ان پولیس اہلکاروں میں دو سادہ کپڑوں میں ملبوس تھے اور باقی یونیفارم میں تھے جس میں سے ایک کا نام عظیم

ASI اور دوسرے کا نام عاصم ہے اور یہ تھانہ شادباغ میں تعینات ہیں، میں نے انتہائی منت سماجت کر کے اپنے بیٹے کی جان چھڑوائی، جاتے وقت مذکورہ اہلکاروں نے میرے ساتھ غیر مناسب روّیہ اور بدکلامی کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں پتا ہے کہ آپ پہلے مسلم لیگ (ن) کی کونسلر تھیں ہم کسی MPA کو کچھ نہیں سمجھتے آپ نے جو کرنا ہے کر لیں میں نے اس دوران DSP اور SHO سے رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے میرا فون اٹینڈ نہ کیا۔

جناب والا! میں ایک عزت دار اور باپردہ خاتون ہوں اور اس معزز ایوان کی ممبر ہوں۔ میرے گھر پر دھاوا بول کر اہل علاقہ کے سامنے میری بے عزتی اور تذلیل کی گئی ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی روایت رہی ہے کہ اگر کسی ممبر کے ساتھ کوئی واقعہ ہو تو میں نے کبھی متعلقہ محکمہ کو defend کرنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ میرے نزدیک سب سے مقدم بات اپنے ممبر کا استحقاق ہوتا ہے۔ میں آپ سے صرف یہ استدعا کرتا ہوں کہ آپ Monday تک اس تحریک استحقاق کو pending کر دیں۔ میں اس پر reply لے لوں گا اگر اس میں کوئی issue نہیں ہو گا تو میں خود اس بات کا اظہار کروں گا کہ اس تحریک استحقاق کو admit کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! شکریہ۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم Government Business شروع کرتے ہیں۔

Minister for Law may introduce the Stamp (Amendment) Bill 2021.

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir! I introduce the Stamp (Amendment) Bill 2021.

MR DEPUTY SPEAKER: The Stamp (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and

is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report within two months.

رپورٹ

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law

پنجاب کے 4 دانش سکولوں اور 3 سنٹرز آف ایکسی لینس کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir! I lay the Audit Report on the Accounts of 4 Danish Schools and 3 Centers of Excellence of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.

MR DEPUTY SPEAKER: The Report has been laid and is referred to the Public Account Committee-II for examination and report within one year.

The House is adjourned to meet on Monday 12th July 2021 at 2:00PM.